عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد ۶ ۔ شمارہ ۴۷

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من لا یرحم الناس لا یرحمہ اللہ

۱۳۵۴

نظام اعتکاف

راولپنڈی کا المناک حادثہ

توبہ و استغفار کی ضرورت

بھائی چارہ اور اخوت اسلامی

قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین

بلغ العلی بکمالہ

کشف الدجی بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ

صلوا علیہ وآلہ

نزولِ قرآنِ کریم

مسلم غازی

رحمتِ خاص ہے بندوں پہ نزولِ قرآں ۔۔۔ اس سے پھیلی ہے زمانے میں ضیائے ایماں
اس سے حاصل ہوا انسان کو نورِ عرفاں ۔۔۔ دین و دنیا میں ترقی کا یہی ہے ساماں

اُترے جبریل اسے عرشِ خدا سے لے کر
آئے پیغمبرِ اسلام "حرا" سے لے کر

دہر معمورۂ انوار ہوا قرآں سے!! ۔۔۔ دل ہر اک ذرے کا بیدار ہوا قرآں سے
آدمی واقفِ اسرار ہوا قرآں سے ۔۔۔ یہ جہاں خلد کا گلزار ہوا قرآں سے

اس کی ضو دیکھ کے دنیا سے اندھیرے بھاگے
قلب بیدار ہوئے خفتہ مقدر جاگے

ساری دنیا کے لئے رحمتِ حق اُتری ہے ۔۔۔ اپنے ہمراہ لئے شام شفق اُتری ہے
روشنی تیرہ شبی کو کئے شق اُتری ہے ۔۔۔ جگمگانے کے لئے چودہ طبق اُتری ہے

آج منسوخ ہیں تورات و زبور و انجیل
آئین سب کے لئے قرآں کی آیاتِ جمیل

جب ہوئی رتبہ انساں میں ترقی مقصود ۔۔۔ ہوا دنیا میں محمدؐ کا ورودِ مسعود
حق کا منشا تھا کہ رفعت پہ ہو بندوں کی نمود ۔۔۔ نورِ مصحف سے مٹا ظلمتِ عالم کا وجود

صبحِ نو اس سے زمانے میں نمودار ہوئی
صبحِ نو آئی تو کافورِ شبِ تار ہوئی

وحیِ پیہم میں اسے لاتے رہے ہیں جبریل ۔۔۔ رمضاں میں ہوئی قرآنِ مبیں کی تکمیل
کسی آندھی سے بجھے گی نہ بجھی یہ قندیل ۔۔۔ حشر تک اس کا محافظ ہے خداوندِ جلیل

ہیں حروف اس کے ہدایت کے نگینوں کی طرح
اور الفاظ ہیں رحمت کے سفینوں کی طرح

روشنی اس کی نظر آتی ہے ہر اک گھر میں ۔۔۔ اس کے اعجاز سے پیدا ہوئی جاں پتھر میں
اس صحیفے کی مہک پھول کے ہر منظر میں ۔۔۔ بخشوائے گا تجھے غازی یہی محشر میں!

دین اور معرفتِ ذات کی تعلیم ہے یہ
نوعِ انساں کے لئے مژدۂ تکریم ہے یہ

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی
انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶	۱۹ تا ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ مطابق ۶ تا ۱۲ مئی ۱۹۸۸ء	شمارہ نمبر ۴۷

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون : ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ ۔/۱۰۰ روپے — ششماہی ۔/۵۵ روپے
سہ ماہی ۔/۳۰ روپے — فی پرچہ ۔/۲ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ ——— ۴۲۵ روپے
افریقہ ——— ۳۷۵ روپے
یورپ ——— ۳۷۵ روپے
ایشیا ——— ۳۷۵ روپے

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ——— مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ——— پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ——— برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ——— بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ——— متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ——— جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ——— برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ——— کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ——— فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ——— عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ ——— حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ——— ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری ——— قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاولپور ——— محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر ——— دین محمد فریدی
جھنگ ——— غلام حسین
ٹنڈو آدم ——— محمد راشد مدنی
پشاور ——— مولانا نورالحق نور
لاہور ——— طاہر رزاق، مولانا کریم بخش
مانسہرہ ——— سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ——— مولوی فقیر محمد
لیہ ——— حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان ——— محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان ——— فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ ——— محمد متین خالد
ملتان ——— عطاء الرحمان
سرگودھا ——— حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) ——— نذیر احمد بلوچ
گجرات ——— چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ——— قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ——— راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ———
امریکہ ——— چوہدری محمد شریف کھوکھر • ڈنمارک ——— محمد ادریس • ٹورنٹو ——— حافظ سعید احمد
دوبئی ——— قاری محمد اسماعیل • ناروے ——— میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن ——— عامر رشید
ابوظہبی ——— قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ——— محمد زبیر افریقی • مونٹریال ——— آفتاب احمد
لائبیریا ——— ہدایت اللہ شاہ • ماریشس ——— محمد اخلاص احمد • برما ——— محمد یوسف مظاہری
باربیڈوس ——— اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ——— اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ ——— اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ——— عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ ——— محمد اقبال • بنگلہ دیش ——— محی الدین خان •

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا ——— طابع: سید شاہد حسن ——— مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ——— مقام اشاعت: ۱۲۰ اے حاجرہ منزل ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

راولپنڈی کا المناک حادثہ ● توبہ و استغفار کریں ● عذاب الٰہی کو دعوت نہ دیں

گذشتہ دنوں راولپنڈی، اسلام آباد لرز اٹھا، ایک المناک واندوہناک حادثہ تھا جس سے کروڑوں کا نقصان ہوا، عمارتیں تباہ و برباد ہوئیں عزیز انمول اور بہوں نے کئی لوگوں کی جانیں لے لیں، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرنے والے مسلمانوں کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں اس واقعہ سے سبق سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حادثہ کیوں ہوا؟ کیسے ہوا؟ یہ تحریر لکھنے تک تحقیق جاری ہے، ہو سکتا ہے کہ پرچہ اس شمارے کے آنے تک تحقیقاتی رپورٹ منظر عام پر آجائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ کسی مصلحت کی نذر ہو جائے اور سرے سے عوام کو آگاہ نہ کیا جائے۔ دیکھئے کیا ہوتا ہے، بہرحال یہ بہت بڑا عذاب تھا جو ہمارے گناہوں اور شامت اعمال کا نتیجہ تھا۔

اس موقع پر ہم نے اپنا جائزہ لینا ہے کہ وہ کون سے گناہ تھے جن کی وجہ سے عذاب الٰہی کا نزول ہوا۔ آج ہمارا ملک پاکستان جن حالات سے دوچار ہے اس سے پوری قوم واقف ہے۔ عمومی طور پر ہم نہ صرف گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں، بلکہ یہاں اسلام اور شریعت کا کھلم کھلا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ اس دھرتی پر باغیان رسول اللہ علیہ وسلم کو کھلی چھٹی ہے کہ وہ جو چاہیں کریں۔ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کیچڑ اچھالا جا رہا ہے۔ اسلامی معاشرے سے روگردانی اور اسلامی تعزیرات کو ظلم قرار دیا جا رہا ہے۔ ریڈیو، فلم، ٹی وی، عریانیت، فحاشی کا بازار گرم ہے، گناہ کو گناہ نہیں سمجھا جاتا۔ سب سے بڑا جرم یہ ہے کہ اہل اقتدار نے اسلام کو نافذ ہی نہیں کیا، جس کی وجہ سے ملک بنا بلکہ یہ لوگ اسلام کا سہارا لے کر جھوٹ بولتے رہے اور اپنے اقتدار کو طول دینے کی کوشش کرتے رہے ———— یہ ٹھیک ہے کہ بظاہر چند اسلامی قوانین نافذ کئے گئے ہیں لیکن کوئی نہیں بتا سکتا کہ اسلامی تعزیرات کے نفاذ کے نتیجہ میں کسی چور ملزم کے ہاتھ کاٹے گئے ہوں۔ دھوکہ صرف قوم ہی سے نہیں بلکہ اللہ سے بھی ہے۔

سانحۂ راولپنڈی کے سلسلے میں وزیر مملکت برائے دفاع رانا نعیم کا بیان اخبارات میں شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ ہم تخریب کاری کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اس کے علاوہ روزنامہ نوائے وقت نے یہ اطلاع دی ہے کہ ایمونیشن ڈپو جانے والے راستوں پر بھاری ٹرکوں کی آمد و رفت کا پراسرار سلسلہ شروع تھا۔ کیا حکومت ہمیں بتائے گی کہ یہ پراسرار ٹرک کس کے تھے؟ اور کہاں سے آئے تھے؟ گذشتہ ایک عرصہ سے اس طرح کی "پراسرار" وارداتیں ملک کے مختلف حصوں میں ہو چکی ہیں۔ کراچی تو ایسی پراسرار سرگرمیوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔

ہم ایک عرصہ سے لکھتے چلے آرہے ہیں کہ ملک میں ہونے والی تخریبی کارروائیوں میں قادیانی گروہ بھی شریک ہے۔ اور یہ کہ کراچی میں گروہی لسانی فسادات میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔ لیکن حکومت نے آج تک نہج پر تحقیق کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی۔ موجودہ اوجڑی کیمپ ایمونیشن ڈپو میں دھماکا میں کہیں ایسا تو نہیں کہ قادیانیوں کا ہاتھ ہو؟ ہمیں یہ بھی دیکھنا ہو گا کہ ایمونیشن ڈپو میں کتنے قادیانی ملازم تھے۔

خدا کے لئے حکومت ہماری گذارشات پر توجہ دے اور تحقیق میں اس نکتہ پر بھی ضرور غور کرے کہ اگر ایمونیشن ڈپو میں قادیانی موجود ہیں تو ان کو شامل تفتیش ضرور کیا جائے۔

پاکو کا قادیانی چیئرمین کنور ادریس کا جابرانہ قدم

سندھ انجینئرنگ لیبر ورکرز یونین نے حال ہی میں تمام سیاسی و مذہبی تنظیموں کے نام ایک مراسلہ میں کہا ہے کہ پاکو کے قادیانی چیئرمین نے تقریباً ۳۰۰ مزدوروں کو سندھ انجینئرنگ لمیٹڈ سے جبری طور پر نکالا گیا ہے۔

پاکستان آٹو موبائل کارپوریشن ایک سرکاری ادارہ ہے جس کے تحت کئی ذیلی ادارے کام کر رہے ہیں اور بدقسمتی سے اس ادارے کا سربراہ ایک قادیانی ہے، جس کا نام

کنور ادریس ہے۔ سندھ انجینیئرنگ بھی پاکو کا ذیلی ادارہ ہے۔

سندھ انجینیئرنگ لیمیٹڈ سے بیک وقت ۴۰۰ مزدوروں کا اخراج سراسر ظلم ہے ، جبکہ اس سے قبل ۱۹۸۴ء میں پاکو کے ایک اور ذیلی ادارے مینٹل موٹرز سے بھی گذشتہ سال بڑی تعداد میں مزدوروں کو بے روزگار کر دیا گیا تھا۔

ہم حکومت سندھ سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے ؟ کیا یہ واقعہ وزیر اعظم محمد خان جونیجو کے پانچ نکاتی پروگرام کے منافی نہیں ؟ قادیانی ایک منظم منصوبے کے تحت پاکستان کی معیشت تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ہر اس ادارے میں جہاں جہاں قادیانی مسلط ہے ، آپ دیکھیں گے کہ اس ادارے کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ قادیانی افسران اپنی جیب بھرنے میں مصروف ہیں ، اسی لئے ہمارا مطالبہ ہے کہ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

سندھ انجینیئرنگ کے مزدوروں کو یہ کہہ کر فارغ کیا گیا کہ اصل ادارے کی مالی حالت درست نہیں تو ہم پوچھتے ہیں کہ اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے ؟ کیا اس کا ذمہ دار قادیانی سربراہ کنور ادریس نہیں ؟ جب کنور ادریس کی نااہلی کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے تو پھر اسے اس عہدہ پر رہنے کا کیا جواز ہے ؟

ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانی سربراہ کنور ادریس کو فارغ کیا جائے اور ان تمام مزدوروں کی ملازمتیں بحال کی جائیں جن کو اب تک نکالا گیا ہے۔

کیا قادیانی قانون سے بالاتر ہیں

ملک میں قانون موجود ہے کہ کوئی قادیانی اپنے باطل اور ارتدادی نظریات کی تبلیغ و تشہیر نہیں کر سکتا۔ نہ ہی اسلامی اصطلاحات اور اسلامی شعائر کا استعمال کر سکتا ہے ــــــــ لیکن قادیانی ہیں کہ اپنی شیطانی حرکتوں سے باز نہیں آتے۔

سرگودھا سے ہمارے مبلغ مولانا محمد اکرم طوفانی نے ہمیں یہ اطلاع دی ہے کہ سرگودھا اور خوشاب کے چکوک اور کچھ قصبے ایسے ہیں جہاں قادیانی دھوم دھڑلے سے اذان دیتے ہیں ، تبلیغ کرتے ہیں اور جلسے بھی کرتے ہیں۔ وہاں کا ایک قصبہ مچوکہ ہے جس کا کچھ حصہ سرگودھا میں ہے اور کچھ حصہ ضلع خوشاب میں ہے۔ وہاں سے ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ قادیانی لاؤڈ اسپیکر پر اذان دیتے ہیں۔ اس سلسلہ میں متعلقہ تھانے کو اطلاع دی گئی تو انہوں نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ سنا ہے ڈی سی آفس خوشاب کا ہیڈ کلرک یا کسی اہم پوسٹ پر کوئی قادیانی براجمان ہے جس کا تعلق قصبہ مچوکہ سے ہے۔

وہ شخص ڈی سی آفس سے نہ صرف اپنے قصبے کے قادیانی کی سرپرستی کر رہا ہے بلکہ پورے ضلع خوشاب کی قادیانی تنظیموں کو کنٹرول کرتا ہے۔ جب بھی کسی تھانے میں قادیانی جارحیت کی اطلاع دی جاتی ہے تو وہ شخص متعلقہ تھانے کو ڈانٹ دیتا ہے۔ اس طرح پورے ضلع خوشاب میں قادیانیوں کی سرگرمیاں عروج پر ہیں۔

گذشتہ دنوں قصبہ روڈہ تھل کے نزدیک وہاں کے قادیانیوں نے اپنے ڈیرے پر ایک جلسہ بعنوان "وفات مسیح" رکھا۔ اس جلسہ میں ضلع سرگودھا ، خوشاب ، جھنگ ، بھکر ، میانوالی ، لیہ اور ربوہ تک سے قادیانیوں نے پہنچنا تھا۔ ربوہ میں چونکہ ان کا سالانہ جلسہ کئی سال سے نہیں ہو رہا ہے اس لئے انہوں نے بڑے جلسے کے متبادل اس جلسہ کا اہتمام کیا۔ جلسہ کتنے بڑے وسیع پیمانے پر منعقد ہونا تھا اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ربوہ سے روٹی پکانے کی مشینیں بجلی پیدا کرنے کے لئے جنریٹر اور خاصی تعداد میں شامیانے قناتیں وغیرہ وہاں پہنچ چکے تھے۔

ابھی جلسہ میں کچھ دن باقی تھے کہ قصبہ روڈہ کے مسلمانوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے مبلغ مولانا محمد اکرم طوفانی کو مطلع کیا۔ جنہوں نے بڑی تگ و دو اور انتظامیہ سے میل ملاپ کے بعد اس جلسہ کو رکوا دیا۔

یہی صورت حال سرگودھا کے چکوک کی ہے۔ سرگودھا شہر میں تو وہاں کے غیور عوام اور شبان ختم نبوت کے نوجوان سر اٹھانے نہیں دیتے ، تاہم کچھ دیہاتوں اور چکوک میں وہ اپنے کچھ افسران کے بل بوتے پر اسلامی اصطلاحات استعمال کر رہے ہیں۔

سرگودھا کے نوجوان وہاں کی انتظامیہ کو کئی بار متنبہ کر چکے ہیں لیکن ابھی تک اس سلسلہ میں کوئی قدم نہیں اٹھایا جا رہا اور خطرہ ہے کہ اگر یہی صورت حال رہی تو سرگودھا کے حالات خراب سے خراب تر ہوتے چلے جائیں گے جس کے اثرات صرف سرگودھا ہی کو نہیں بلکہ پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔

ہمیں گلہ اپنے مسلمان افسروں سے بھی ہے۔ ڈپٹی کشنر سے لیکر تھانیدار تک اکثریت مسلمانوں ہی کی ہے لیکن جب ان کو قادیانی جارحیت ، تشدد آمیز اور اشتعال انگیز کارروائیوں کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے تو وہ یہ وعظ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ اسلام رواداری کا مذہب ہے۔ قادیانی اقلیت میں ہیں اس لئے ان سے رواداری کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔

باقی صفحہ ۳ پر

نظامِ اعتکاف

پیرِ طریقت مولانا محمد فاروق : سکھر

(۱) مغرب : اوّابین چھ رکعت، سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، ایک تسبیح بعدہٗ طعام۔

(۲) عشاء : بعد تراویح کسی دینی کتاب کی تعلیم فضائلِ رمضان، فضائلِ نماز، فضائلِ قرآن، اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، تسہیل المواعظ، حیاۃ المسلمین، جزاء الاعمال، آداب المعاشرت، شوقِ وطن وغیرہ —— اس کے بعد ختم خواجگان، جو کہ ایک اجتماعی وظیفہ ہے (گیارہ بار درود شریف) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَیٰ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ (۳۶۰ دفعہ) سورہ الم نشرح (۳۶۰ بار)۔ پھر لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَیٰ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ (۳۶۰ بار)، گیارہ بار درود شریف پھر اجتماعی دعا۔ اس کے بعد استنجے وغیرہ سے فارغ ہو کر تازہ وضو بنانا اور تحیۃ الوضوء دو رکعت پڑھنا اس کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، ایک تسبیح

محاسبہ : یہ کہ صبح اٹھنے کے وقت سے شب کو سونے کے وقت کے اپنے اعمال کا سوچنا، عبادات و طاعات پر شکر اور طلب توفیق کا مزید کرنا اور ساری کوتاہی اور نامناسب باتوں پر ندامت۔

مراقبہ موت :۔ نزع کی حالت اور قبر میں سوال و جواب، میدانِ حشر، حساب و کتاب، حق تعالیٰ کے سامنے پیشی اور جواب دہ ہونا اور پلصراط پر سے گذرنا ان سب چیزوں کو سوچنا اور عہد کرنا کہ آئندہ کسی گناہ کے پاس نہ جاؤں گا —— پھر ایک تسبیح استغفار کی پڑھنا۔ استغفار یہ ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ —— اس کے بعد سب حضرات سو جائیں

(۳) صبح تین بجے اٹھنا

(۴) سحری ساڑھے تین بجے کرنا۔

(۵) نماز تہجد آٹھ رکعت پڑھنا۔

(۶) فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان اکتالیس بار سورۂ فاتحہ "مع بسم اللہ" پڑھنا، اگر سنتوں اور فرضوں کے درمیان وقت نہ ملے تو نماز فجر کے بعد پڑھ لیں، یہ نسخہ کیمیا ہے جس کی پابندی سے بے شمار عقدے حل ہوتے ہیں۔

(۷) نماز فجر کے بعد تفسیر "معارف القرآن" سے آخری دس سورتوں میں سے روزانہ ایک سورت کا درس اس کے بعد سورۂ یٰس "ایک بار یا "سورۂ اخلاص" بارہ مرتبہ پڑھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح طیبہ اور امت مسلمہ کی ارواح کو ایصالِ ثواب کرنا —— اس کے بعد اشراق تک درود شریف صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کا ورد کرنا۔

(۸) اشراق کی نماز چار رکعات پڑھنا، اس کے بعد آرام۔

(۹) گیارہ بجے بیدار ہو کر نماز چاشت چار یا آٹھ یا بارہ رکعات پڑھنا، اس کے بعد تلاوت۔

(۱۰) سنن زوال چار رکعات ظہر کی سنتوں سے پہلے اور صلوٰۃ التسبیح۔

(۱۱) نماز ظہر کے بعد مذکورہ بالا کتب میں سے کسی کتاب کی تعلیم، اس کے بعد آرام۔ عصر کی جماعت سے نصف گھنٹہ پہلے بیدار ہونا اور فوراً نماز کی تیاری۔

(۱۲) عصر کے بعد تلاوت —— اور مناجات مقبول کی ایک منزل عربی یا اردو اور حزب البحر۔

فرصت کے وقت دوازدہ تسبیح کا معمول رکھیں یعنی دو تسبیح "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کی، چار تسبیح اِلَّا اللّٰہُ کی، چھ تسبیح اللّٰہ اللّٰہ کی اور ایک تسبیح اللّٰہ اللّٰہ۔ ذکر بنیت محبت الٰہی کریں، چند بار "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کا ورد کر کے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ملاتے رہیں۔

● صف اول و تکبیر اولیٰ کا خاص خیال رکھیں ● ذکر میں مشغول رہیں، غافل نہ رہیں ● مسجد کا خوب ادب کریں، مسجد کی چھتوں پر بلا ضرورت نہ چڑھیں ● اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگتے رہیں اور تمام عمل پر شکر ادا کر کے آئندہ کے لئے مزید توفیق طلب کریں۔ ● جو کام بھی کریں توجہ، دھیان اور اخلاص سے کریں، اختلاط عوام سے یہ سمجھ کر کہ میں ملنے کے قابل نہیں دور رہیں کلام بقدر ضرورت کریں، قلت کلام کی بیحد ضرورت ہے ● ہر وقت یہ خیال رہے کہ اللہ دیکھ رہا ہے، اللہ موجود ہے اور ہم اس کے دربار میں حاضر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مقصد اعتکاف میں کامیاب فرمائیں آمین۔

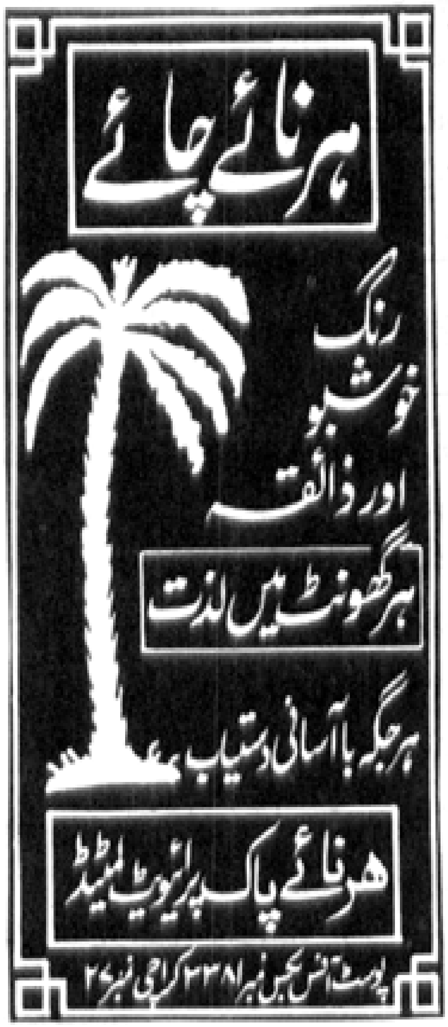

ایک سلسلہ وار مضمون

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیش گوئیاں

مولانا احمد سعید دہلوی

صحیحین میں جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالخلصہ کے بت خانہ کے انہدام کا مجھے حکم فرمایا، لیکن میرا یہ حال تھا کہ میں گھوڑے پر اچھی طرح سوار نہیں ہو سکتا تھا، اکثر گر جایا کرتا تھا میں نے جب اپنی کمزوری آپ کی جناب میں عرض کی اور اس کمزوری کا اظہار کیا تو آپؐ نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر دعا فرمائی کہ یا اللہ اس کو ہادی مہدی بنا، یعنی ہدایت دینے والا ہدایت یافتہ بنا۔ جریرؓ کہتے ہیں کہ میں اس دن سے پھر کبھی اپنے گھوڑے سے نہیں گرا۔ اور ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر گیا اور ذوالخلصہ کے بت خانہ کو گرا کر جلا دیا۔

ابوداؤد میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر میں جب تین سو پندرہ صحابہ کرامؓ کو لے کر نکلے تو دعا کی کہ اے خدا! یہ لوگ ننگے بدن ہیں ان کو کپڑے دے، ننگے پاؤں ہیں ان کو سواری عطا فرما، بھوکے ہیں ان کا پیٹ بھر دے۔

چنانچہ لڑائی میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور لڑائی سے جب یہ لوگ واپس ہوئے تو ہر شخص کے پاس ایک دو اونٹ، کپڑے اور کھانے کی چیزیں موجود تھیں، اس روایت میں بدریوں کی تعداد تین سو پندرہ ہے لیکن مشہور تعداد تین سو تیرہ ہے۔ ۷۷ مہاجرین میں سے تھے اور دو سو چھتیس (۲۳۶) انصار میں سے تھے۔

ترمذی اور دارمی میں روایت ہے۔ سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک پیالے میں صبح سے رات تک ہم کھاتے رہے۔ ہوتا یہ کہ دسؓ آدمی بیٹھتے وہ کھا کر اٹھتے تو دسؓ دوسرے بیٹھ کر کھاتے یعنی نوبت بہ نوبت کھاتے رہے، دسؓ اٹھ گئے تو دسؓ آ گئے، لوگوں نے اس واقعہ پر حضرت سمرہؓ سے حیرت زدہ ہو کر پوچھا کہ اس پیالے میں کھانا بڑھتا رہا! حضرت سمرہؓ نے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ وہاں سے بڑھتا رہا، اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہے۔

صحیح بخاری میں انسؓ روایت کرتے ہیں کہ میری ماں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ اپنے خادم انسؓ کے لئے اللہ سے دعا فرمایئے، آپؐ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! انس کو بہت سی اولاد دے اور بہت سا مال عطا فرما، اس وقت جو مال و اولاد ہے اس میں برکت دے۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم میرے پاس مال بہت ہے اور میری اولاد کا یہ حال ہے کہ بیٹے اور بیٹیاں اور ان کی اولاد کی تعداد سو کے قریب ہے۔

ابن جوزیؒ نے روایت کی ہے کہ حضرت انسؓ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ اور لوگوں کے باغ میں سال میں ایک بار پھل آتا اور حضرت انسؓ کے باغ میں دو بار پھل آتا۔

طبرانی میں ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھا رہے تھے، ایک لڑکی آئی اس نے آپ سے کھانا مانگا۔ آپؐ نے برتن سے کھانا اٹھا کر اس کو دینے لگے تو لڑکی نے کہا کہ میں آپ کے منہ سے کھانا مانگتی ہوں، یعنی آپؐ کے دہن مبارک کا کھانا چاہتی ہوں۔ آپؐ نے اپنے منہ سے نکال کر اس کو دیا وہ کھا گئی۔ وہ لڑکی پہلے بہت بے حیا مشہور تھی مگر آپؐ کے لقمے کی برکت سے اس میں اتنی حیا آ گئی کہ مدینہ میں اس سے زیادہ حیا والی دوسری نہ رہی۔

بیہقی میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن ابن عوف کے حق میں یہ دعا کی کہ "اے اللہ ان کے مال میں برکت عطا فرما"۔ عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اگر میں پتھر اٹھاتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے امید یہ ہوتی تھی کہ اس پتھر کے نیچے سے سونا نکلے گا۔

چنانچہ جب حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں عبدالرحمٰنؓ کا انتقال ہوا تو اتنا مال ان کے گھر میں تھا کہ پھاوڑوں سے کاٹ کاٹ کر وارثوں میں تقسیم ہوا تھا اور پھاوڑا چلانے والے تھک جاتے۔

حضرت عبدالرحمٰنؓ کی چار بیویاں تھیں، ایک بیوی بنو کلب میں سے تھی، اس کا نام تماضر تھا اور اس کو مرض الموت میں حضرت عبدالرحمٰنؓ نے طلاق دے دی تھی، اس کے حصے میں پورے مال کا کے آٹھویں حصے کا چوتھائی آتا تھا تو اس نے اسی ہزار دینار پر رضا مندی ظاہر کی تھی۔

حضرت عبدالرحمٰن ابن عوفؓ نے پچاس ہزار دینار اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی وصیت کی تھی اور ایک باغ چار لاکھ کی مالیت کا ازواج مطہراتؓ کو دے کر وفات پائی۔ لاکھوں روپے کے صدقات خیرات بھی کئے یہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت اور آپؐ کا معجزہ ہے۔

علم کا کرشمہ

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

اقرا باسم ربك الذی خلق
الانسان من علق ۝ اقرا وربك
الاكرم ۝ الذی علم بالقلم ۝
علم الانسان مالم یعلم ۝
(سورۃ علق ۱ تا ۵)

(اے محمد) اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھو۔ جس نے پیدا کیا جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کا اس کو علم نہ تھا۔

خالق کائنات نے اپنی اس وحی کی پہلی قسط اور باران رحمت کے اس پہلے چھینٹے میں بھی اس حقیقت کے اعلان کو موخر و ملتوی نہیں فرمایا کہ علم کی قسمت قلم سے وابستہ ہے۔ غار حرا کی اس تنہائی میں جہاں ایک نبی امی اللہ کی طرف سے دنیا کی ہدایت کے لئے پیغام لیے گیا تھا اور جس کا یہ حال تھا کہ اس نے قلم کو حرکت دینا خود بھی نہیں سیکھا تھا جو قلم کے فن سے یکسر واقف نہ تھا کیا دنیا کی تاریخ میں اس کی نظیر کہیں مل سکتی ہے؟ اور اس بلندی کا تصور بھی ہو سکتا ہے کہ اس نبی امی پر ایک امت امی اور ایک خواندہ ملک کے درمیان (جہاں جامعات اور دانش گاہیں تو بڑی چیز ہیں عرف شناسی بھی عام نہیں تھی) پہلی وحی نازل ہوتی ہے اور آسمان و زمین کا رابطہ صدیوں کے بعد قائم ہوتا ہے تو اس کی ابتدا ہوتی ہے اقرأ سے جو خود پڑھا ہوا نہیں تھا۔ اس پر جو وحی نازل ہوتی ہے اس میں اس کا خطاب کیا جاتا ہے کہ "پڑھو" یہ اشارہ تھا اس طرف کہ آپ کو جو امت دی جانیوالی ہے وہ امت صرف طالب علم ہی نہیں ہوگی بلکہ معلم، عالم اور علم آموز ہوگی، وہ علم ہی کی دنیا میں اشاعت کرنے والی ہوگی۔ جو دور آپ کے حصہ میں آیا ہے وہ دور "امیت" کا دور نہیں ہوگا، وہ دور وحشت کا دور نہیں ہوگا، وہ دور جہالت کا دور نہیں ہوگا، وہ دور علم دشمنی کا دور نہیں ہوگا، وہ دور علم کا دور ہوگا۔ عقل کا دور ہوگا۔ حکمت کا دور ہوگا، تعمیر کا دور ہوگا۔ انسانی دوستی کا دور ہوگا۔ وہ دور ترقی کا دور ہوگا۔

"باسم ربك الذی خلق"

(اس پروردگار کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا)

بڑی غلطی یہ تھی کہ علم کا رشتہ رب سے ٹوٹ گیا تھا اسلئے علم سیدھے راستے سے ہٹ گیا تھا اس ٹوٹے ہوئے رشتہ کو یہاں جوڑا گیا۔ جب علم کو یاد کیا گیا اس کو یہ عزت بخشی گئی تو اس کے ساتھ ساتھ اس کی بھی آگاہی دی گئی۔ کہ اس علم کی ابتدا "اسم رب" سے ہونی چاہیئے اس لیے کہ علم اسی کا دیا ہوا ہے اسی کا پیدا کیا ہوا ہے۔ اور اسی کی رہنمائی میں یہ متوازن ترقی کر سکتا ہے، یہ دنیا کی سب سے بڑی انقلاب آفریں، انقلاب انگیز اور صاعقہ آسا آواز تھی جو ہماری دنیا کے کانوں نے سنی تھی، جس کا کوئی تصور نہیں کر سکتا تھا۔ اگر دنیا کے ادیبوں، اور دانشوروں کو دعوت دی جاتی کہ آپ لوگ قیاس کیجئے کہ جو وحی نازل ہونیوالی ہے اس کی ابتداء کس چیز سے ہوگی؟ اس میں کس چیز کو اولیت دی جائے گی؟ تو میں سمجھتا ہوں کہ ان میں سے ایک آدمی بھی جو اس قوم اور اس کے مزاج اور دماغ سے واقف تھا یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ "اقرأ" کے لفظ سے شروع ہوگی۔

یہ ایک انقلاب انگیز دعوت تھی کہ علم کا سفر خدائے حکیم و علیم کی رہنمائی ہی میں شروع کی جانی چاہیئے۔ اسلئے کہ یہ سفر بہت طویل، بہت پر پیچ اور بہت پر خطر ہے یہاں دن دہاڑے قافلے لٹتے ہیں قدم قدم پر مہیب و عمیق گھاٹیاں ہیں، گہرے دریا ہیں، قدم قدم پر سانپ اور بچھو ہیں اسلئے اس میں ایک رہبر کامل کی رفاقت ہونی چاہیئے اور وہ رہبر کامل حقیقتاً خدا کی ذات ہے، مجرد علم وادب نہیں، وہ علم مقصود نہیں جو بیل بوٹے بنانے کا نام ہے جو محض کھلونوں سے کھیلنے کا نام ہے وہ علم نہیں محض دل بہلانے کا نام ہے وہ علم نہیں جو ایک دوسرے سے لڑانے کا نام ہے وہ علم نہیں جو قوموں کو قوموں سے ٹکرانے کا نام ہے وہ علم نہیں جو اپنے معدے کی خندق کو بھرنے کا ذریعہ سکھانے کا نام ہے، وہ علم نہیں جو زبان کو صرف استعمال کرنا سکھاتا ہے بلکہ!

اقرا باسم ربك الذی خلق ۝
خلق الانسان من علق ۝ اقرا
وربك الاكرم ۝ الذی علم
بالقلم ۝ علم الانسان مالم
یعلم ۝۔

پڑھو تمہارا رب بڑا کریم ہے وہ تمہاری ضرورتوں سے، تمہاری کمزوریوں سے کیسے ناآشنا ہو سکتا ہے

اقرا وربك الاكرم ۝ الذی
علم بالقلم ۝

آپ خیال کیجئے کہ قلم کا رتبہ اس سے زیادہ کس نے بڑھایا ہوگا کہ اس غار حرا کی پہلی وحی نے بھی قلم کو فراموش نہیں کیا وہ علم جو شاید ڈھونڈنے سے بھی مکہ میں کسی گھر میں نہ ملتا اگر آپ اسے تلاش کرنے کے لئے نکلتے تو معلوم نہیں کسی ورقہ بن نوفل کے یا کسی کاتب کے جو دیار عجم سے کچھ

باقی صفحہ ۳۰ پر

مؤذن مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا بلال رضی اللہ عنہ

غلام فرید شاکر کلورکوٹ

نام بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ والد کا نام رباح۔ والدہ حمامہ۔ کنیت ابو عبداللہ۔ پیدائش مکہ معظمہ میں ہوئی حضرت بلال رضی اللہ عنہ اُمیہ بن خلف کافر کے بڑے پیارے غلام تھے۔ امانت و دیانت کی وجہ سے اُمیہ نے بت خانہ کی دیکھ بھال اور خزانے کی چابیاں آپؓ کے سپرد کر رکھی تھیں۔ جب امیہ بن خلف کو آپؓ کے ایمان کی خبر ہوئی۔ تو سخت رنجیدہ ہوا۔ اور دونوں خدمتیں لے کر کسی اور شخص کے حوالہ کر دیں۔ حضرت بلال کو بلا کر سمجھانا شروع کیا اور کوئی دقیقہ نہ چھوڑا۔ لیکن آپ کے دل میں ایمان کی دولت گھر کر چکی تھی اس لئے زبان مبارک سے اللہ احد کی صدا بلند ہوتی رہتی آخر کار تنگ آکر اُمیہ نے تکلیف دینا شروع کی۔ اور حضرت بلال نے ایذا اٹھانے اور صبر کرنے پر کمر باندھی حتیٰ کہ صبح کو کپڑے اُتروا کر ننگے بدن میں کانٹے چبھوتا جو کہ ہڈی تک پہنچ جاتے۔ جب سخت گرمی ہوتی تو شدت دھوپ میں لٹایا جاتا چھاتی پر گرم پتھر رکھ کر چاروں طرف سے آگ کو روشن کیا جاتا، تاکہ خوب سینک پہنچ کر بدن کو تکلیف پہنچے۔ جب شام ہوتی تو پاؤں میں بیڑیاں ہاتھوں میں ہتھکڑیاں گلے میں طوق ڈال کر اندھیری کوٹھڑی میں بند کر دیتا اور نوکروں کو حکم کرتا کہ تمام رات بلالؓ پر کوڑے برسائے جائیں۔ وہ ظالم صبح تک کوڑے مارتے رہتے لیکن قربان جایئے حضرت بلال کے استقامت پر جس کو دربار محمدی سے مؤذن مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا امتیازی نشان ملنے والا تھا۔ اتنی تکلیف کے باوجود ساری رات اللہ اَحَدٌ اللہ اَحَدٌ پکارتے رہتے۔ یعنی بلالؓ کے بدن کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو۔ مگر اللہ ایک ہے۔ اللہ ایک ہے۔

ع مریض عشق پر رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر اُمیہ بن خلف کے مکان کی طرف سے ہوا تو حضرت بلالؓ کی آواز آپ کے کانوں تک پہنچی۔ جو کہ بلبلا کر کہہ رہے تھے کہ اللہ احد اللہ احد۔ تو نبی پاکؐ نے فرمایا۔ یُنْجِیْکَ اَحَدٌ اَحَدٌ کہ نجات دے گا تجھ کو وہی ایک اللہ۔ وہی ایک اللہ۔ پس جب حضرت ابو بکر صدیقؓ کو حضرت بلال کی تکلیفوں کا علم ہوا تو امیہ بن خلف سے گفتگو کی۔ اور اپنا غلام سطاس رومی جو کہ کافر تھا مگر ذہین و لائق تھا جس نے صدیق اکبرؓ کی غلامی میں رہ کر ہزار اشرفیاں بنائی ہوئی تھیں اور مال مویشی اس کے علاوہ تیار کئے ہوئے تھے پھر بھی صدیق اکبرؓ نے بلالؓ کے بدلے میں اپنا غلام سطاس رومی ایک سو چالیس تولہ سونا مع مال مویشی دیکر بڑی خوشی سے آزاد کر دیا اور اس بات کو غنیمت سمجھا اور فرمایا کہ رحمت کے بدلے زحمت ہاتھ آتی ہے دل و جان سے قبول کیا۔ جب ابو بکر صدیقؓ نے اتنا کثیر مال اور ایک غلام کے بدلے میں دیکر بلالؓ کو خرید کیا تو کفار نے کہا کہ ابو بکرؓ کو کیا ہوا ہے۔ کہ ایسا کم قسم کا غلام خریدا۔ اور تحفہ غلام دکھانے والا دے دیا۔ اگر اتنے مال سے اچھے اچھے اور دیانت کے غلام خرید کرتا تو دنیا کا بہت نفع کماتا لیکن ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ میں نے یہ کام صرف رضائے الٰہی اور رضائے رسولؐ کے لئے کیا ہے۔ مجھے دنیا کی کوئی خواہش نہیں ہے۔ حضرت بلالؓ غلامی کے دور میں بھی اُمیہ بن خلف کے خزانے پر مامور تھے تو جناب نبی پاک صاحب لولاک نے بھی آپ کو بیت المال کی ڈیوٹی پر لگایا۔ اکثر فرمایا کرتے کہ اے بلالؓ مستحق اور حاجت مند لوگوں پر خرچ کیے جا۔ اور عرش والے خدا کی طرف سے مفلسی کا فکر نہ کر۔ آنحضرت کی آمد سے پہلے یہود و نصاریٰ عبادت کے وقت ناقوس اور گھنٹہ بجایا کرتے تھے مگر آنحضورؐ نے اذان کا وہ دستور اِلقا فرمایا۔ جس میں توحید و رسالت کا اعلان و اقرار بھی ہے اور عبادت کے لئے منادی بھی ہے۔ اسلام کی اہم عبادت نماز کی منادی کے لئے آنحضورؐ نے حضرت بلالؓ کو منتخب فرمایا۔ اور اذان دینے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ یاد رہے کہ حضور پاکؐ کے دار دنیا سے چلے جانے کے بعد حضرت بلال نے اذان دینا چھوڑ دی تھی۔ لیکن سیدنا فاروق اعظمؓ کے دور میں ایک دن نماز کے وقت درخواست کی گئی کہ اے بلالؓ آج اذان تم دو۔ تو بلالؓ نے کہا کہ میں عزم کر چکا تھا کہ رسول اللہؐ کے بعد اذان نہیں دوں گا۔ لیکن آج اور صرف آج آپ کا ارشاد بجا لاؤں گا۔ جب اذان دینی شروع کی تو تمام صحابہؓ کو پھر سے رسول اللہؐ کا وہ عہد مبارک یاد آگیا۔ اور ایسی رقت طاری ہوگئی کہ حضرت ابو عبیدہؓ معاذ بن جبلؓ اور حضرت امیر عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابہ روتے روتے بیتاب ہو گئے۔

(رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن)

پوری قوم کو شکر گزار ہونا چاہیئے!

مولانا قریشی ظاہر پیر

الحمد للہ اب آپ کا رسالہ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ہمارے شہر ظاہر پیر ضلع رحیم یار خان میں بھی پہنچ گیا ہے رسالہ دیکھتے ہی ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ اور دل سے دعا نکلتی ہے۔ کہ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی مزید ترقی کرے اور ہر مسلمان کے گھر پہنچے بلکہ مرزائیوں کے لئے بھی رسالہ نافع ثابت ہو اور وہ ارتداد سے اسلام کی طرف آئیں۔ اس لئے پوری قوم کو آپ کا شکر گزار ہونا چاہئے۔

ختم نبوت زندہ باد
ھو الشافی
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگانے کے لئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

ناچ اور گانا بجانا

محمد اقبال — حیدر آباد

حضرت ابو امامہؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہان والوں کے لئے رحمت اور ہادی بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمام آلات لہو و لعب (مثلاً) سارنگی (ستار) طبلہ ڈھولک وغیرہ کو اور ان معبودان باطلہ (کی عبادت) کو دنیا سے مٹا دوں جن کی دور جاہلیت میں عبادت ہوتی تھی۔ (مسند امام احمد)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے اس شخص پر جو گانے بجانے کا کام کرے یا اپنے گھر میں اس کا اہتمام کرے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔ جب مال غنیمت کو دولت بدر، امانت کو مال غنیمت اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے۔ علم دین غیر دینی مقاصد کے لئے پڑھا جانے لگے آدمی بیوی کی اطاعت اور ماں کی نافرمانی کرنے لگے۔ دوست کو قریب اور باپ کو دور کرنے لگے۔ مسجدوں میں آوازیں بلند ہونے لگیں قبیلے کا سردار بدکار اور ان کا نمائندہ کمینہ صفت ہو۔ آدمی کی عزت محض اس سے اپنی عزت بچانے کی خاطر کی جائے۔ گانے بجانے والیاں اور آلات لہو و لعب کا رواج عام ہو جائے۔ شرابیں علانیہ پی جانے لگیں اور امت کے پچھلے لوگ پہلے لوگوں کو لعن طعن کرنے لگیں تو اس وقت سرخ آندھی، خسف، مسخ، قذف اور عذاب خداوندی کے دیگر نشانات کا انتظار کریں جو تاگہ ٹوٹنے کے بعد تسبیح کے دانوں کی طرح مسلسل ظاہر ہوں گے۔

(جامع ترمذی)

یزید بن ولید نے بنی امیہ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا۔ اے بنی امیہ! گانے بجانے سے اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ اس سے شرم و حیا کم ہو جاتی ہے (جب حیا کی نعمت سلب ہو جاتی ہے تو انسان عذاب الٰہی کا شکار ہو جاتا ہے) شہوت ابھرتی ہے اور انسان کی مروت ساقط ہو جاتی ہے اور گانا بجانا شراب اور نشہ کا کام کرتا ہے لیکن اگر تم اسے چھوڑ نہیں سکتے تو عورتوں کو اس سے بچاؤ کیونکہ وہ زنا کی تحریک کرتا ہے اور اس کی ترغیب دیتا ہے۔

سلیمان بن ملک نے گانے والوں سے کہا تھا جب کوئی مرد گانا گاتا ہے تو سننے والی عورت اس کی دلدادہ ہو جاتی ہے یہی حال مرد کا ہے کہ عورت کا گانا سن کر اس کا جی للچانے لگتا ہے اس طرح دونوں شخصوں کے جنسی جذبات کروٹیں لیتے ابھرتے اور ان کو آوارگی اور بد اخلاقی پر اکساتے ہیں اور معاشرہ فواحش و منکرات اور جرم و گناہ کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔

حافظ ابن القیم نے کیا خوب کہا ہے۔ خدا کی قسم بہت سی شریف عورتیں گانا سنتے سنتے فاحشہ ہو گئیں بہت سے شریف مرد گانے کی وجہ سے لڑکیوں کے بے دام غلام بن گئے اور بہت سے عزت مند اور باعزت لوگوں نے گانے کی وجہ سے دنیا میں بدنامی اور بری شہرت حاصل کی۔

آج کل ناچ گانے کو اپنانے اور ان میں مہارت حاصل کرنے کو بہت بڑا کمال اور اعزاز سمجھا جاتا ہے۔ ایک وقت تھا جب ناچ اور گانا کنجروں اور کنجریوں کا پیشہ سمجھا جاتا تھا اور ان کاموں کو شرافت اور خاندانی شرف کے سراسر خلاف قرار دیا جاتا تھا اور خاندانی آدمی کسی قیمت پر گوارا نہیں کرتا تھا کہ اس کا بیٹا یا بیٹی ناچ اور گانے کا مظاہرہ کرے یا اس کو اپنا پیشہ بنائے۔

مگر آج حال یہ ہے کہ ناچ گانے پر والدین کو بھی اعتراض نہیں اور ناچ گانے کو حکومت کی بھرپور حمایت اور سرپرستی حاصل ہے بچیوں کو اسکولوں اور کالجوں میں ناچنے اور گانے کی باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے ناچ اور گانے کے مقابلے منعقد کئے جاتے ہیں اور اچھا ناچنے اور گانے پر طالبات کو انعامات دیئے جاتے ہیں اور اخباروں میں فوٹو آتے ہیں اندازہ لگایئے جب یہ رقص و سرود کی رسیا طالبات مائیں بنیں گی تو اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی کیا تربیت کریں گی اور انہیں کیا کچھ [illegible] گی۔

ٹی وی اور ریڈیو کے ذریعے فحش گانوں کی شب و روز ریکارڈنگ، بسوں، ٹرکوں، دکانوں میں زور و شور سے ریکارڈنگ ربیع الاول کا مقدس مہینہ اس میں شادیاں زیادہ ہوتی ہیں — لیکن لاؤڈ سپیکر پر فحش اور بے ہودہ فلمی گانوں کی ریکارڈنگ — وارثات نکاح تصور کیا جاتا ہے اور علماء نکاح پڑھاتے ہیں — محبت کا دعویٰ اور مستقل نافرمانی — کیا یہ عذاب الٰہی کو دعوت نہیں دی جا رہی ہے؟

موسیقی کی خدمت محض ایک فن کی حیثیت سے نہیں۔ قومی ثقافت کی جان اور آبرو سمجھ کر کی جا رہی ہے اور اس کی ہمہ جہتی ترقی کو ملک و قوم کی ترقی کے مترادف تصور کیا جاتا ہے بین الاقوامی تعلقات بگاڑ سلجھانے کا ایک ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں کوئی ایک لمحہ ایسا نہیں جو اس فن کی مشق اور خدمت میں صرف نہ ہوتا ہو۔

میں تم کو بتاتا ہوں تقدیر امم کیا ہے۔ شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر جب کوئی قوم دنیا میں برسر اقتدار آتی ہے تو اس قوم کے ہاتھ میں تیر و تفنگ لڑنے کا اور جہاد کا سامان ہوتا ہے اور جب کسی قوم کے ہاتھ میں طبلہ و سارنگی گانے بجانے کا سامان ہوتا ہے تو یہ اس قوم کے زوال کا وقت ہوتا ہے اور یہ قوم اقتدار سے محروم کر دی جاتی ہے۔

پنج وقتہ نمازوں پر بندہ مومن کی اذانیں، جمعہ کے

باقی صفحہ ۳۰ پر

قرآن حکیم اور ہماری زندگی

بھائی چارہ اور اخوتِ اسلامی

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

قرآن کریم نے ایمان والوں کو بھائی سے تعبیر فرمایا ہے ارشادِ ربانی ہے:

(اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ) (سورہ حجرات آیۃ)

مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں

اور اس اخوت کی بنیاد ایمان کو قرار دیا ہے جو نہایت ہی مضبوط اور دائمی بنیاد ہے، یعنی سب کا ایک رب ایک رسول ایک کتاب، ایک قبلہ اور ایک دین جو کہ دینِ اسلام ہے۔

اور اسی ایمان اور تقویٰ کو افضلیت کی بنیاد قرار دیا اور یہ بتلا دیا کہ انسان رنگ و نسل اور قوم و قبیلہ کے اعتبار سے نہیں بلکہ ایمان اور تقویٰ جیسی اعلیٰ صفات سے دوسروں پر فوقیت حاصل کرتا ہے۔ اور قوم و قبیلے صرف تعارف اور جان پہچان کے لئے ہیں، ارشادِ خداوندی ہے:-

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (الحجرات: ۱۳)

ترجمہ: اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا، اور تمہیں مختلف شاخیں اور مختلف قبیلے بنایا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو، اس کے نزدیک تو تم سب میں بڑا عزت والا وہ ہے جو تم سب میں بڑا پرہیز گار ہے، بیشک اللہ سب کو جانتا ہے اور سب کے حال سے باخبر ہے۔

نیز اخوتِ اسلامی کے ساتھ محبت اخلاص، وحدت اور خیر خواہی جیسے صفات لازمی ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑی نعمت شمار ہوتی ہیں۔ قرآن کریم نے اس صفت کو بطور نعمت ذکر فرمایا ہے، ارشادِ خداوندی ہے:

(وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا)

ترجمہ: اور اس کے اس احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیا ہے جبکہ تم آپس میں ایک دوسرے کے سخت دشمن تھے پھر اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی۔ تم اس کے فضل سے آپس میں بھائی بھائی ہوئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان والوں کے آپس کے تعلقات اور اخوت و محبت کو ایک جسم کے مختلف اعضاء سے تشبیہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ایمان والوں کی آپس میں محبت، رحمدلی اور شفقت کی مثال ایک جسم جیسی ہے کہ جب اس جسم کے کسی حصہ کو تکلیف پہونچتی ہے تو سارا جسم بخار اور بے خوابی میں مبتلا ہو جاتا ہے

گویا اخوتِ اسلامی کا تقاضہ یہ ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کے غم، دکھ اور خوشی میں برابر کا شریک ہو چاہے وہ مسلمان مشرق کا رہنے والا ہو یا مغرب کا۔

اسلام نے اس اخوت کو قائم رکھنے اور اسے مضبوط سے مضبوط تر بنانے کا حکم دیا ہے اور ایسے تمام اسباب اور تصرفات سے روکا ہے جو اسے نقصان پہونچا سکتے ہیں۔

ارشادِ باری ہے:

اور تم سب مل کر اللہ کی رسّی کو مضبوط پکڑے رہو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو۔

اللہ کی رسّی سے مراد قرآن کریم اور اس کی تعلیمات ہیں جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و عمل سے امت کے سامنے پیش فرمایا ہے۔ اگر تم سب مل کر اس قرآن کو مضبوط تھامے رہو جو خدا کی مضبوط رسی ہے، یہ رسی ٹوٹ تو نہیں سکتی، ہاں چھوٹ سکتی ہے، اگر سب مل کر اس کو پوری قوت سے پکڑے رہو گے تو کوئی شیطان شرانگیزی میں کامیاب نہ ہو سکے گا، اور انفرادی زندگی کی طرح مسلم قوم کی اجتماعی قوت بھی غیر متزلزل اور ناقابلِ اختلال ہو جائے گی۔ قرآن کریم سے تمسک کرنا ہی وہ چیز ہے جس سے بکھری ہوئی قوتیں جمع ہوتی ہیں اور ایک مردہ قوم نئی زندگی حاصل کرتی ہے۔

اخوت اسلامی کو نقصان پہنچانے والی چیزوں میں ایک دوسرے کو حقیر جاننا اور اس کا مذاق اڑانا بھی ہے اس لئے قرآن کریم نے اس سے بھی ایمان والوں کو روکا ہے، ارشادِ خداوندی ہے:

اے ایمان والو نہ تو مردوں کی کوئی جماعت دوسرے مردوں کی کسی جماعت سے مذاق کرے، کیا عجب ہے کہ جو لوگ مذاق اڑا رہے ہیں ان سے وہ لوگ بہتر ہوں جن کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہیئے یہ ممکن ہے کہ جو عورتیں ہنسی اڑانے والی ہیں، ان سے وہ عورتیں بہتر ہیں جن کی ہنسی اڑائی جا رہی ہے۔ اور نہ آپس میں ایک دوسرے کو طعنہ دیا کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے لقب سے پکارا کرو۔ ایمان لانے کے بعد فسق کا نام بہت برا ہے اور جو توبہ نہ کریں گے تو وہی لوگ ظلم کرنے والے ہوں گے۔

اگر دو مسلمان بھائیوں یا دو مسلمان جماعتوں میں اختلاف اور جھگڑے کی صورت پیدا ہو جائے تو مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان دونوں میں صلح کرانے کی کوشش کریں۔ ارشادِ خداوندی ہے:

مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ یعنی صلح اور جنگ کی ہر حالت میں یہ ملحوظ ہے کہ دو بھائیوں کی لڑائی یا دو بھائیوں کی مصالحت ہے، دشمنوں اور کافروں کی طرح برتاؤ نہ کیا جائے۔ جب دو بھائی آپس میں لڑ پڑیں تو یوں ہی ان کو ان کے حال پر نہ چھوڑو بلکہ اصلاح ذات البین کی پوری کوشش کرو اور ایسی کوشش کرتے وقت خدا سے ڈرتے رہو کہ کسی کی بے جا طرفداری یا انتقامی جذبہ سے کام لینے کی نوبت نہ آنے۔

اخوتِ اسلامی کا تقاضہ یہ ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کا خیر خواہ ہو، جو بھلائی وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے

[illegible]

وہ اپنے لئے ناپسند کرتا ہے وہ اپنے بھائی کے لئے ناپسند کرے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ۔

تم میں سے کوئی شخصیت اس وقت تک کامل ایمان والا نہ ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اور ایک دوسری روایت میں یوں فرمایا:

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ کے شر سے مسلمان محفوظ رہیں، ایک اور روایت میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان بھائی کی ایذا رسانی کو ایمان کے منافی قرار دیا ہے، آپ نے تین بار قسم اٹھا کر فرمایا: بخدا وہ شخصیت مومن نہیں جس کے شر سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں۔

اخوت اسلامی کو مضبوط کرنے کے لئے ایک اہم وسیلہ آپس میں محبت کے ساتھ ملنا ملانا اور ایک دوسرے کو دعا سلام دینا بھی ہے جس سے دل صاف ہوتے ہیں اور محبت بڑھ کر اخوت اسلامی میں قوت کا ذریعہ بنتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

تم ہرگز جنت میں نہیں جا سکتے جب تک کہ ایمان نہ لے آؤ، اور اس وقت تک تم ایمان والے نہیں بن سکتے جب تک کہ ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اگر تم اسے بجا لاؤ تو آپس میں محبت کرنے لگو۔ آپس میں کثرت سے سلام پھیلاؤ۔

بہرحال قرآن کریم نے مسلمانوں کو بھائی بھائی قرار دیا ہے، اور اس اخوت اور محبت کو اللہ کی نعمت قرار دیا ہے، اور اس محبت اور اتحاد پر ان کی قوت اور عزت کا مدار ہے، اور اس اخوت کو قائم رکھنا ہر مسلمان کا فرض ہے اور ان تمام صفات کو اپنانا جن سے یہ اخوت کا رشتہ مضبوط ہوتا ہے، جیسے خیرخواہی، محبت، اخلاص، ایثار، ملنا ملانا، صلح جوئی اور ایک دوسرے کو سلام اور دعا پیش کرنا وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ امت اسلامیہ کو بھائی بھائی بننے اور اس اخوت کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ملت میں ان کا مقام اور ذمہ داری

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کی تقریر

حضرات!

آپ سب حضرات کا تعلق طبقۂ خواص سے ہے، یہ ایک عزت کی بات بھی ہے اور ذمہ داری کی بھی۔ "خواص" کی اصطلاح بہت قدیم زمانے سے چلی آ رہی ہے اور مذہب و تاریخ، تمدن و معاشرت اور ادب و شاعری سب میں یہ اس کے ہم معنی الفاظ کثرت سے استعمال ہوتے ہیں، مگر اس کا صحیح مفہوم کیا ہے، اس کا اطلاق کس طبقہ پر ہوتا ہے؟ یہ بات تشریح طلب ہے اور اس کی کسی قدر تفصیل کی ضرورت ہے، میں اس وقت اسی کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

"خواص" کا جاہلی مفہوم

خواص کا ایک "جاہلی مفہوم" ہے اور ایک "اسلامی"۔ اس کا جاہلی مفہوم یہ ہے کہ کسی معاشرے، ملت یا ملک میں ایک ایسا طبقہ وجود میں آ جائے جو ہر چیز میں عوام سے الگ، جو وہ اپنی دنیا خود بنائے اور اسی دنیا میں عمر بسر کرے، زندگی کے ہر شعبہ میں اس کا معیار عوام سے بلند ہو، جہاں ایک روپے سے کام چلتا ہو وہاں سو روپے سے کام چلائے، جو کام سادہ طریقے پر ہو سکتا ہو وہ دھوم دھام اور نہایت تزک و احتشام کے ساتھ کیا جائے، ہر چیز میں نام و نمود اور عزت و وجاہت پیش نظر ہو، جب مسرت اور شادی کا موقعہ آئے تو تھیلیوں کے منہ کھول دیئے جائیں اور دولت پانی کی طرح بہائی جائے اور اس میں اپنی شان و شوکت کا اظہار ہو کہ شہر میں جشنوں اور جلسوں کے چرچے رہیں اور اپنی خیالی دنیا میں پوری عمر گزار دی جائے اور عوام پر جو کچھ گزرتی ہے اور جن مصائب و مشکلات سے دن رات ان کا سامنا ہے ان کی اس طبقہ کو خبر بھی نہ لگے، کسی دینی تحریک اور کسی اصلاحی کوشش سے قطعاً کوئی دلچسپی نہ ہو ساری دلچسپیاں اپنے ماحول اور اپنے ذاتی مفادات تک محدود ہوں، جس کام سے شہرت و عزت حاصل ہوتی ہو وہ حکومت و سوسائٹی کی نگاہ میں وقعت پڑھ سکے اس کے لئے اشرفیوں کی توڑے ہوں اور جس کام سے یہ مقصد حاصل نہ ہوتا ہو اس کے لئے کوڑیوں پر مہر ہو، خواہشات میں جو بات عوام کے لئے ناجائز ہے اس طبقہ کے لئے جائز ہو بات ان کے حق میں عیب ہے اس کے حق میں ہنر ہے۔

حالی نے اپنے زمانے کے امراء و خواص کے اس طبقے کی تصویر ان اشعار میں کھینچی ہے۔

امیروں کا عام نہ پوچھو کیا ہے
غیروں کا اور ان کی طینت ہوا ہے
سزاوار ہے ان کو جو نا سزا ہے
روا ہے انہیں سب کو جو ناروا ہے
شریعت بری ہے کہ کام اس سے
بہت فخر کرتا ہے اسلام ان سے

قرآن مجید میں "مترفین" کی اصطلاح اور ان کا کردار

خواص کے ایسے طبقہ کے لئے جس کی یہ سیرت اور خو ہو، قرآن مجید میں "مترفین" کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے قرآن مجید نے اس کو معاشرے کے ایک مراعات یافتہ گروہ کی حیثیت سے ذکر کیا ہے جو کبر و انانیت کے مرض میں مبتلا ہے اور جو ہر تحریک دعوت و اصلاحی کوشش کی مخالفت میں ہمیشہ پیش پیش رہتا ہے، ارشاد ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ٥ (سورہ سبا ۳۴)

اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر وہاں

کے خوشحال لوگوں نے کہا کہ جو چیز دے کر تم بھیجے گئے ہو ہم اس کے قائل نہیں اس گروہ کو اپنی اولاد اور دولت کی کثرت پر ناز ہوتا ہے اور اس سے وہ یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ وہ ہر نعمت سے بہرہ ور اور ہر مصیبت و ناکامی سے محفوظ رہے گا۔

وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ۝ (سورہ سبا ۳۵)

اور یہ بھی کہنے لگے کہ ہم بہت سا مال اور اولاد رکھتے ہیں اور ہم کو عذاب نہیں ہوگا۔

کبھی اس گروہ کو "اکابر مجرمین" کے لقب سے یاد کیا گیا ہے جس کا کام ہی سازش کرنا، اصلاحی کوششوں کی راہ میں مشکلات پیدا کرنا اور ان کو ناکام بنانے کی کوشش کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا وَمَا يَمْكُرُونَ إِلَّا بِأَنفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝ (سورۃ الانعام ۱۲۳)

اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں بڑے بڑے مجرم پیدا کئے کہ ان میں مکاریاں کرتے رہیں اور جو مکاریاں یہ کرتے ہیں ان کا نقصان انہیں کو ہے اور وہ بے خبر ہیں۔

ان کا کام ہر فساد و انتشار کا ساتھ دینا ہے، ایک دوسری جگہ ارشاد ہے۔

وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ۝ (سورہ ہود ۔ ۱۱۶)

اور جو ظالم تھے وہ انہی باتوں کے پیچھے لگے رہے جن میں عیش و آرام تھا اور وہ گناہوں میں ڈوبے ہوئے تھے۔

اس طبقہ کا عروج اس کی بے عنوانیاں، اس کی اخلاقی انارکی اس کا آزادانہ طریقے سے داد عیش دینا اور ہر قسم کے حدود توڑ کر چھلانگ جانا اور اس کی خرمستی، ملکوں اور قوموں، شہروں اور بستیوں کی تباہی کا سبب بن جاتی ہے قرآن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کسی بستی کی تباہی کے دن آتے ہیں، اور اس کا پیمانۂ حیات لبریز ہو جاتا ہے تو پہلے اسی طبقے میں بگاڑ آتا ہے اور وہ اپنے اعمال و اخلاق سے عذاب خداوندی کو دعوت دیتا ہے اور پھر پوری آبادی پر مصیبت آتا ہے، قرآن مجید اسے خاص اسلوب میں فرماتا ہے۔

وَإِذَا أَرَدْنَا أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا ۝ (سورہ بنی اسرائیل ۔ ۱۶)

اور جب ہمارا ارادہ کسی بستی کے ہلاک کرنے کا ہوا تو وہاں کے آسودہ حال لوگوں کو (فواحش) پر مامور کر دیا تو وہ نافرمانیاں کرتے رہے پھر اس پر (عذاب کا) حکم ثابت ہو گیا اور ہم نے اسے ہلاک کر ڈالا

دوسری جگہ ارشاد ہے۔

وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيشَتَهَا فَتِلْكَ مَسَاكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَن مِّن بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ۝ (سورہ قصص ۵۸)

اور ہم نے بہت سی بستیوں کو ہلاک کر ڈالا جو اپنی (فراخی) معیشت میں اترا رہے تھے سو یہ ان کے مکانات ہیں جو ان کے بعد آباد ہی نہیں ہوئے مگر بہت کم اور ان کے پیچھے ہم ہی ان کے وارث ہوئے۔

یہ ہے خواص کا جاہلی مفہوم۔

خواص کا اسلامی مفہوم اور ان کی سیرت و اخلاق

خواص کا اسلامی مفہوم اس سے بالکل جدا ہے اس سے مراد ملت اور اسلامی معاشرے کا ایک ایسا طبقہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے فہم و فراست کی دولت عطا فرمائی ہے اس کو ذمہ داری اور اپنے فرائض کا احساس عوام اور دوسرے طبقوں کے افراد سے زیادہ ہوتا ہے جو اپنی قسمت کو دین و ملت کی قسمت سے اور عام فلاح و بہبود سے وابستہ سمجھتا ہے جس کا عقیدہ ہے کہ فرد کی زندگی جماعت سے ہے اور موج دریا سے باہر اپنی ہستی باقی نہیں رکھ سکتی وہ ملت کے ہر دکھ درد میں شریک رہتے ہیں بلکہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو معاشرے میں دل و دماغ کا درجہ عطا کیا ہے اس لئے ان کو دل و دماغ ہی کی طرح عوام و ملت کا درد سب سے پہلے اور سب سے زیادہ محسوس ہوتا ہے ان کی حیثیت جب معاشرے کے جسم میں آنکھ کی ہے تو وہ اسی طرح نازک و حساس ہوتے ہیں اور ایک معمولی ذرے سے ان کے اندر کھٹک پیدا ہو جاتی ہے وہ ملت اور معاشرے میں مقیاس الحرارۃ (بیرومیٹر) کی حیثیت رکھتے ہیں کہ وہ سب سے پہلے موسم کے تغیرات اور درجہ حرارت و برودت کو بتاتا ہے وہ ہر خطرے کے وقت سینہ سپر اور ملت کی پہلی صف میں نظر آتے ہیں اور ہر نفع اور مفاد کے موقع پر ملت کی آخری صف میں دکھائی دیتے ہیں، جب خدمت و قربانی کا کوئی موقع آتا ہے اور عمل و سرگرمی کے لئے پکارا جاتا ہے تو وہ سمجھتے ہیں کہ انہیں کو آواز دی گئی ہے اور وہی مخاطب ہیں اور جب انعامات اور مال غنیمت کی تقسیم کا وقت آتا ہے تو وہ سمجھتے ہیں کہ وہ اس کے مستحق نہیں اور ان کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے ملی و اجتماعی حادثوں کے وقت ان کی راتوں کی نیند اچاٹ ہو جاتی ہے اور خواب و خور حرام ہو جاتا ہے وہ اس کو اپنا ذاتی معاملہ سمجھتے ہیں اور جب تک اس صورت حال میں تبدیلی واقع نہیں ہوتی ان کے اندر سکون و اعتدال پیدا نہیں ہوتا وہ دوسروں کے حق میں حاتم اور اپنے حق میں انتہا درجہ کے محتاط اور کفایت شعار ہوتے ہیں، اس معیار و پیمانہ کو لیکر امت کے "خاص الخاص" افراد کی زندگی کا مطالعہ کریں۔

اپنے خواص اور عزیزوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا طرز عمل

سب سے پہلے آنحضرت صلعم کی حیات طیبہ کا مطالعہ کیا جائے، حضرت علیؓ خاندان نبوت کے ایک فرد اور محرم اسرار تھے وہ کہتے ہیں کہ جب بڑے زور کا رن پڑتا تھا اور گھمسان کی لڑائی ہوتی تھی تو آپ ہم لوگوں کو اور خاندان بنی ہاشم کو آگے کر دیا کرتے تھے لڑائی کا سارا زور ہم پر پڑتا تھا میدان بدر میں جو کچھ پیش آیا وہ اس کی تصدیق کرتا ہے جس وقت قریش کے سربرآوردہ نامی گرامی لڑنے والے عتبہ، شیبہ، ربیعہ، میدان میں نکلے اور انہوں نے مقابلے کے لئے للکارا اور عرب کے دستور کے مطابق "مبارز طلبی" کی تو ان کے مقابلہ کے لئے تین انصاری میدان میں آئے انہوں نے کہا کہ شریف مقابل ہیں مگر ہم لوگ مقابلہ کے لئے اپنی برادری قریش کے جوان چاہتے ہیں جو مکہ سے آئے ہوں آپ کو معلوم ہے

کہ آپ سرداران قریش کی سپہ گری و مردانگی سے ان کے جنگی کمالات سے خوب واقف تھے وہ قریش کی بڑی بڑی جنگوں میں اپنی شجاعت کے جوہر دکھا چکے تھے اور بڑا نام پیدا کیا تھا ان کا مقابلہ کرنے کے لئے مہاجرین میں بھی بڑے بڑے آزمودہ کار سپاہی اور ان کے برابر کے لڑنے والے موجود تھے جن میں سے حضرت سعدؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت ابو عبیدہؓ کا نام لیا جا سکتا ہے جنہوں نے بعد میں پورے پورے ملک فتح کئے اور ایران و شام میں اسلام کا جھنڈا گاڑ دیا لیکن اس موقعہ پر آپ نے ان میں سے کسی کو زحمت نہ دی آپ نے اپنے قریب ترین عزیزوں اور افراد خاندان کو حکم دیا کہ وہ ان کے مقابلہ میں جائیں یہ کون تھے؟ ایک حقیقی چچا زاد بھائی علی ابن ابی طالب ایک چاہنے والا اور جاں نثار چچا حمزہؓ اور ایک دوسرے چچا زاد بھائی عبیدہ ابن الحارث یہ بھی خیال ہے کہ حضرت علیؓ آپ کے داماد ہونے والے تھے اور ان کو جان بوجھ کر ہلاکت میں ڈالنا اپنی بھتیجی بیٹی کے مستقبل کو خطرے میں ڈالنا تھا ایسے موقعوں پر دامادوں کی زندگی فرزندوں ہی کی طرح عزیز سمجھی جاتی ہے چنانچہ حضرات مقابلہ کے لئے نکلے حضرت علیؓ حضرت حمزہؓ فائز المرام زندہ سلامت واپس آئے اور حضرت عبیدہؓ بن الحارث زخمی ہوئے۔ یہ اس طرز عمل کی ایک مثال تھی جو آپ نے اپنے خاندان اور اپنی ذات کے ساتھ اختیار کر رکھا تھا۔

دوسری مثال لیجئے آپ کو سود کی حرمت کا اعلان کرنا تھا جس کے لئے آپ کو ایک عملی مثال پیش کرنی تھی عرب میں جن لوگوں کا بڑے پیمانہ پر سودی کاروبار تھا ان میں آپ کے چچا حضرت عباسؓ بھی تھے آپ اس موقعہ پر کسی قریشی مہاجر اور کسی مسلمان سرمایہ دار کا نام لے سکتے تھے جو سود کے حرام ہونے سے پہلے یہ کاروبار کرتا تھا لیکن آپ نے اس کے لئے صرف حضرت عباسؓ کے نام کا انتخاب کیا مجھے معلوم نہیں ہے اور غالباً سیرت کی کسی کتاب میں اس کا تذکرہ نہیں ہے کہ آپ نے ان سے پہلے ذکر فرمایا تھا یا نہیں آپ نے اپنے حجۃ الوداع کے خطبہ میں اعلان فرمایا کہ اس قانون کا سب سے پہلا اطلاق حضرت عباس بن عبدالمطلب پر ہوگا ان کا جو کچھ مطالبہ اور سود دوسروں کے ذمہ ہے وہ کالعدم قرار دیا جاتا ہے "وان اول ربا اضعہ ربا عباس بن عبدالمطلب" (سب سے پہلا سود جو میں ختم کرتا ہوں وہ عباس ابن عبدالمطلب کا سود ہے)

اسی طرح آپ کو یہ اعلان فرمانا تھا کہ جاہلیت (ما قبل اسلام) میں جو خون کے مطالبے چلے آ رہے تھے اور ایک مقتول کے بدلے میں قاتل قبیلہ کے کسی آدمی کا قتل کر دینا جائز سمجھا جاتا تھا میں اس جاہلی رسم کو بھی ہمیشہ کے لئے ختم کرتا ہوں اس کے لئے بھی آپ بطور نمونہ کے کسی ایسے مقتول کا نام لے سکتے تھے جس کے خون کا بدلہ ابھی نہیں لیا گیا تھا اور آپ کو بہت سی ایسی مثالیں مل سکتی تھیں لیکن اس کے لئے بھی آپ نے اپنے ہی خاندان کے ربیعہ ابن حارث ابن عبدالمطلب کے بچے یعنی اپنے ایک بھتیجے کا نام لیا آپ نے فرمایا:۔

"وان اول دم اضعہ من دمائنا دم ابن ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب وکان مسترضعا فی بنی لیث فقتلتہ هذیل فهو اول ما ابدأ به من دماء الجاهلیة"

(سیرۃ ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۲) (ترجمہ: اور پہلا جاہلی خون جس کو میں ساقط کرتا ہوں وہ ربیعہ ابن الحارث ابن عبدالمطلب کے بچہ کا خون ہے جو قبیلہ بنو لیث میں دودھ پیتا تھا اس کو قبیلہ ہذیل نے قتل کر دیا تھا۔ وہ جاہلیت کا پہلا خون ہے جس سے میں آغاز کرتا ہوں)

لیکن جب زکوٰۃ کے مستحقین کے ذکر کا موقع آیا اور یہ بتانے کی ضرورت ہوئی کہ زکوٰۃ کس کس کو دی جا سکتی ہے اور اس سے کون کون فائدہ اٹھا سکتا ہے تو آپ نے اپنے خاندان بنی ہاشم اور قیامت تک ان کی نسل کو اس نفع بخش اور دائمی سلسلے سے فائدہ اٹھانے سے محروم کر دیا اور فرمایا کہ بنی ہاشم کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔

خواص امت کا طرز عمل

آیئے اب امت کے خواص کے صف اول کے لوگوں کی زندگی کا جائزہ لیں ان میں سب سے پہلے رفیق غار اور خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ کا نام آتا ہے انہوں نے جب خلافت کی ذمہ داری سنبھالی تو اپنے گزر اوقات کے لئے مسلمانوں کے بڑے اصرار سے جو روزینہ قبول کیا وہ ایسا تھا کہ جس سے کم میں شاید اس وقت کسی معمولی سے معمولی مسلمان شہری کی زندگی بسر نہیں ہو سکتی تھی حالانکہ وہ خلافت سے پہلے مسلمانوں کے آسودہ حال طبقے سے تعلق رکھتے تھے اور مدینہ کے ایک کامیاب تاجر تھے اس روزینہ میں بھی ان کی احتیاط کا یہ حال تھا کہ جب ان کی اہلیہ محترمہ نے منہ کا مزا درست کرنے کے لئے اس وظیفہ میں کچھ رقم حلوے کے لئے پس انداز کر لی تو انہوں نے بیت المال کے ذمہ دار کو ہدایت کر دی کہ اب اتنی رقم کاٹ کر روزینہ دیا جائے اس لئے کہ تجربہ نے بتایا ہے کہ اس سے کم رقم میں ابوبکر کے گھرانے کا گزر ہو سکتا ہے۔

یہ ان کی احتیاط اور طرز معیشت کا ایک نمونہ تھا کہ وہ طبقہ خواص میں ہونے اور سب سے بڑے اسلامی منصب پر فائز ہونے کا مطلب یہ نہیں سمجھتے تھے کہ وہ سب سے اچھا کھائیں سب سے اچھا پہنیں اور سب سے بہتر زندگی گزاریں بلکہ اس کا مطلب یہ سمجھتے تھے کہ وہ سب سے کم پر قناعت کریں یا کم سے کم سب کے مساوی زندگی گزاریں۔

اب ان کے احساس ذمہ داری کا ایک اور نمونہ دیکھئے اسلام اور ملت کو جو خطرات پیش آئے اور ان کی زندگی میں جو نازک ترین گھڑیاں آئیں اس موقعہ پر ان کا احساس اور ان کا ان کے قلب و دماغ پر کیا اثر ہوتا ہے اور وہ اس کا درد اپنے جگر میں کس طرح محسوس کرتے تھے اس کے لئے ایک ہی واقعہ اور ان کا ایک ہی جملہ کافی ہے اور اسی میں ان کی سیرت کا پورا جوہر اور ان کا مزاج اور ان کا عزم نکھر آیا ہے وہ جملہ طبقہ خواص کے لئے ایک تازیانہ اور ایک درس موعظت و عبرت ہے

جب عرب قبائل میں ارتداد کی آگ بھڑکی اور بہت سے قبائل نے صاف صاف یہ کہنا شروع کیا کہ ہم نماز روزہ اور حج کی فرضیت کے قائل ہیں لیکن ہم زکوٰۃ کو یہ مقام دینے کے لئے تیار نہیں اور اس طرح فرائض و ارکان دین میں تبدیلی کا، اور اسلام میں تحریف کا دروازہ کھل رہا تھا تو حضرت ابوبکرؓ تڑپ اٹھے ان کی زبان سے اس وقت جو فقرہ نکلا وہ تاریخ نے جوں کا توں محفوظ کر دیا ہے انہوں نے فرمایا

"اینقص الدین وانا حیّ" "کیا میرے جیتے جی دین میں قطع و برید ہو سکتی ہے میں زندہ ہوں اور رسول اللہ کے لائے ہوئے دین میں کتر بیونت ہونے لگے؟ یہ قیامت تک نہیں ہو سکتا بس اسی وقت اس فتنے کے سدباب کے لئے اور اس دروازے کو ہمیشہ ہمیشہ بند کرنے کے لئے اپنی جان کی بازی لگا دی اور بپھرے ہوئے شیر کی طرح میدان میں آ گئے ان کی دینی غیرت اور ان کی صدیقی شجاعت و استقامت نے ہمیشہ کے لئے دین کو ایسی تحریف سے اور امت کو ایسے خطرے سے محفوظ کر دیا کہ آج زکوٰۃ کا رکن اسی طرح زندہ اور تابندہ ہے جس طرح نماز روزہ اور حج۔

اہل فکر و قائدین کا مقام اور ذمہ داری

ملت کو جو خطرات اور مصائب پیش آتے ہیں ان میں سے بہت سے خطرات و مصائب وہ ہیں جن کو عامی اور کم پڑھے لکھے افراد بھی محسوس کرتے ہیں ان کے احساس کے لئے کسی خاص ذہانت و فراست اور کسی خاص دوربینی اور باریک بینی کی ضرورت نہیں ہے مثلاً اتلاف جان و مال، فسادات و ہنگامے، تنگ دستی اور بے روزگاری وغیرہ وغیرہ لیکن کچھ خطرات اور مصائب وہ ہیں جن کو صرف وہ خواص ہی محسوس کر سکتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے فہم و فراست کی دولت بخشی ہے ان کی نگاہ معاملات کی تہہ تک پہنچتی ہے اقوام و ملل کی تاریخ پر ان کی نظر ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو دینی معاملات اور ملی غیرت کا جوہر بھی عطا فرمایا ہے وہ ان خطرات اور مصائب سے بدرجہا زیادہ معنوی خطرات اور مصائب کو محسوس کرتے ہیں اور مستقبل کے تصور سے ان کی راتوں کی نیند اڑ جاتی ہے مثلاً ذہنی و تہذیبی ارتداد کا خطرہ اس زبان و کلچر سے محرومی جو دینی معلومات سے مالا مال اور اسلامی روح و مزاج کی حامل ہو اور جس سے نئی نسلوں کا اپنے اسلاف اور حال کا ماضی سے رشتہ قائم ہوتا ہے، نیا نظام تعلیم جس کے اثر سے مسلمانوں کی نئی نسل کا اسلامی تعلیمات سے ناآشنا اور خلاف اسلام اور منافی توحید عقائد و افکار سے متاثر ہونا بالکل قدرتی امر ہے مسلمانوں کی اپنی مستقل شخصیت اور ملی خصائص اور اسلامی تہذیب سے محرومی اور اکثریت کی تہذیب، فلسفہ اور شخصیت میں تحلیل ہو جانے کا خطرہ ہے، یہ وہ خطرات ہیں جن کی سنگینی کو صرف طبقہ خواص کے لوگ ہی محسوس کر سکتے ہیں وہ اکثر اقبال کے الفاظ میں اس طرح گویا ہوتے ہیں ؎

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

قرآن شریف کی آیت ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

(سورہ آل عمران۔۔۔۲۰۰)

اے ایمان والو صبر کرو ایک دوسرے کو صبر کی ترغیب دو اور مورچوں پر جمے رہو اور ہر حال میں خدا سے ڈرتے رہو تاکہ (اپنے مقصد میں) کامیاب ہو۔

اس آیت میں "اصبروا" کے ساتھ "صابروا" کی ہدایت و تلقین کی حکمت اور اس کا راز بڑا غور طلب ہے، اقوام و ملل کی زندگی اور قوموں کے عروج و زوال کے سلسلہ میں صرف انفرادی صبر و استقامت کافی نہیں ہوتی، اجتماعی صبر و استقامت اور ہمت و استقلال کی ایک عام فضا اور ماحول کی ضرورت ہوتی ہے اس کی ضرورت ہوتی ہے کہ ہر فرد دوسرے فرد کے لئے باعث تقویت اس کا پشت پناہ، اپنی جگہ پر صابر و مستقیم اور دوسروں کے لئے صبر و استقامت کا داعی و مبلغ ہو اس کی زندگی اس کا ایمان و یقین اس کا صبر و توکل، اس کا عزم و حوصلہ اس کا بلند کردار دوسروں میں اعتماد پیدا کرنے کا ذریعہ اور ان کے لئے مشعل راہ ہو اس کو دیکھ کر اکھڑتے ہوئے قدم جم جائیں افسردہ طبیعتیں اور پست ہمتیں بلند و مستحکم ہو جائیں اس فضا میں بے ہمتی اور بے صبری کی بات کہنا اور کرنا ایسا ہی مشکل ہو جائے اور معیوب سمجھا جائے جیسے تردد و تذبذب کے ماحول اور خوف و ہراس کے عالم میں صبر و ہمت کی تلقین اور ثبات و استقامت کی ہدایت۔

حفاظت دین و ملت کا مورچہ

پھر فرمایا "ورابطوا" (اور مورچوں پر جمے رہو) اس موقع پر یاد رکھنا چاہئے کہ مورچے دو طرح کے ہوتے ہیں ایک فوجی اور زمینی مورچہ، دوسرے معنوی مورچہ، فوجی زمینی مورچہ بھی بہت اہم ہے اور زندہ و غیور قومیں اس پر گھٹنے ٹیک دیتی ہیں اور اس کی حفاظت میں جان کی بازی لگا دیتی ہیں مگر یہ مورچہ قوموں کی زندگی میں فیصلہ کن حیثیت نہیں رکھتا قوموں کی زندگی میں میدان جنگ کی شکست یا کسی مورچے سے پسپائی ان کی قسمت پر مہر نہیں لگا دیتی دنیا میں قومیں شکست بھی کھاتی رہی ہیں اور فتح بھی حاصل کرتی رہی ہیں اپنے مورچوں سے ہٹتی بھی رہی ہیں اور ان کو واپس بھی لیتی رہی ہیں، عہد نبوی کا دور، صحابہ اور تاریخ اسلام کے ہر عہد میں یہ نشیب و فراز اور یہ سرد و گرم پیش آتے رہے ہیں اور جو قوم اس نشیب و فراز سے نہیں گزرتی اور شکست کی تلخی سے اس کے کام و دہن کبھی آشنا نہیں ہوتے وہ صرف فتح کی لذت و حلاوت سے آشنا ہوتی ہے اس قوم کی صلاحیت پر زیادہ اعتماد نہیں کیا جا سکتا اس لئے قوموں کی تربیت کے لئے یہ دونوں تجربے ضروری ہیں اور خدا نے اپنے محبوب پیغمبر اور اس کے برگزیدہ اصحاب کو ان دونوں راستوں سے گزارا ہے۔

لیکن معنوی مورچوں کا معاملہ ان سے بالکل مختلف ہے کسی معنوی مورچہ پر شکست و پسپائی بعض اوقات صدیوں و ہزاروں برس کا فیصلہ کر دیتی ہے اور بعض اوقات اس سے کسی قوم و ملت کی قسمت پر مہر لگ جاتی ہے آج ہندوستان کی ملت اسلامیہ کو یہی معنوی مورچہ درپیش ہے ملت کی جداگانہ شخصیت کا مورچہ اسلام کی مستقل تہذیب کا مورچہ اسلام کے عائلی قانون (پرسنل لا) کا مسئلہ، زبان و کلچر کا مسئلہ، آئندہ نسلوں کی تعلیم کا مورچہ، ان مورچوں کی حفاظت "خواص" ہی کر سکتے ہیں اس کے لئے جس علم جس فہم، جس احساس، جس دوربینی اور حقیقت شناسی اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے جن وسائل و ذرائع کی ضرورت ہے وہ اسی طبقہ کے پاس ہیں ان کی بروقت فرض شناسی اور مستعدی ان کی بے چینی اور دردمندی حالتوں کے لئے

اس خطرہ کو ٹال سکتی ہے اور ملت کو اس خطرے سے محفوظ بنا سکتی ہے اور ان کی ذرا سی غفلت و سستی ملت کے قافلے کو سالوں اور صدیوں کے حساب سے منزل سے دور کر سکتی ہے انہوں نے اگر اپنے ذاتی مقاصد و مفادات کو ملت کے مفاد پر اور اپنی ذات کو پیش آنے والے دور از کار خطرات کو ملت کے حقیقی خطرات پر ترجیح دی تو ان کو ہر محاذ پر شکست یقینی ہے۔

رفتم کہ خار از پا کشم محمل نہاں شد از نظر
یک لحظہ غافل بودم و صد سالہ راہم دور شد

ملت کے نمائندوں کی کمزوری کا خمیازہ

ان خواص کی جو صرف اپنی دولت، تمول، کاروبار اور نسبی و خاندانی تفوق کی وجہ سے طبقہ "خواص" میں سمجھے جاتے ہیں اور معاشرے میں "بڑے آدمی" کہلاتے ہیں ملت کے مفادات و ضروریات سے غفلت اور چشم پوشی، اسراف بے جا، دولت کا غلط استعمال اور ملت فراموشی کا اثر ملت اور اس کے مستقبل پر اتنا اثر انداز نہیں ہوتا اور اس کی قسمت کا فیصلہ اس طرح نہیں کرتا جس طرح ملت کے ان نمائندوں، زعماء و قائدین، ممتاز اہل فکر اور دانشور طبقہ کی وہ کمزوری کرتی ہے جس کو اگر ہم ان کے احترام میں ملت فروشی نہ کہیں تو ملت فراموشی کہنے پر مجبور ہیں۔

یہ طبقہ جب اپنے دل کی آواز، ملت کی پکار اور ضمیر کے تقاضے کے بجائے اپنے ذاتی مفادات اور شخصی کامیابیوں کو ترجیح دیتا ہے اور جاہ پرستی و حصول اقتدار کے مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اسی کو زندگی کا نصب العین اور ترقی کی معراج سمجھنے لگتا ہے، حق بات کہنے میں اس کی زبان گنگ اور اس کے لب بستہ ہوتے ہیں بڑے سے بڑے مصائب کے وقت بھی اس کے اندر حمیت و غیرت کا کوئی جذبہ انگڑائی نہیں لیتا اور اس کو ظالم کو ظالم اور مظلوم کو مظلوم کہنے کی توفیق نہیں ہوتی وہ اپنی نشست محفوظ رکھنے اپنے عہدے اور اعزاز کو برقرار رکھنے یا اس کے حصول کے لئے بڑے سے بڑے ملی نقصان کو برداشت اور بڑے سے بڑے المیہ کو انگیز کر لیتا ہے بڑے سے بڑے منکر فتنہ پر دستخط کرنے میں اس کو باک نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات اپنے ایک موہوم فائدے اور محدود عارضی جاہ و آسائش کے لئے پوری ملت کو خطرے میں گرفتار اور اس کے بڑے سے بڑے مفاد، اثاثہ اور ورثہ کا سودا کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اقبال نے "شیخ حرم" کہہ کر اسی طبقہ کی تصویر کھینچی ہے جس کے ہاتھ میں بدقسمتی سے ملت کی قیادت و نمائندگی آجاتی ہے، وہ کہتے ہیں کہ

یہی شیخ حرم ہے جو چرا کر بیچ کھاتا ہے
گلیم بوذر و دلق اویس و چادر زہرا!

ملتوں اور قوموں کی تاریخ اور خصوصیت کے ساتھ اس ملت کی تاریخ شاہد ہے کہ اسی طبقہ کی ضمیر فروشی یا بے ضمیری مفاد پرستی، جاہ طلبی اور اقتدار کی ہوس نے بڑی بڑی مستحکم اور طویل العمر سلطنتوں کا چراغ گل کر دیا اور پوری ملت کو آن کی آن میں ذلیل کر کے رکھ دیا، خلافت عباسیہ کا خاتمہ بغداد کی تباہی، بیت المقدس پر صلیبیوں کا قبضہ، سلطنت مغلیہ کا زوال، میسور کی ابھرتی ہوئی طاقت کا خاتمہ اور ٹیپو کی ناکامی ترکوں کی شکست اور مقامات مقدسہ اور ممالک عربیہ کا اتحادیوں کے زیر اثر آنا سب اسی طبقہ کی ملت فروشی، جاہ و اقتدار کی ہوس اور انانیت کا نتیجہ ہے۔

ملت کے نمائندوں اور منتخب افراد کی ذمہ داری

ایک جمہوری آزاد و ترقی یافتہ ملک میں یہ اچھا یا برا کردار ملت کی حفاظت یا ملت کی ہلاکت کا پارٹ "خواص" کا وہ طبقہ ادا کرتا ہے جو مجالس قانون ساز، پارلیمنٹ اور اسمبلیوں میں اس ملت کا نمائندہ یا حکومت و انتظامیہ میں اونچے بڑے عہدوں اور منصبوں پر فائز ہوتا ہے، یا صحافت و سیاست میں اونچا مقام رکھتا ہے یا ملک کے دانشوروں، اہل قلم اور مفکرین میں اس کا شمار ہوتا ہے اسی طبقہ کا ایک ایک فرد ہزاروں لاکھوں کے مقابلے میں زیادہ وزن و اعتبار رکھتا ہے اس طبقہ کی دینی حمیت و ملی غیرت، اخلاقی جرأت، اصول پسندی اور قربانیاں صدیوں کے لئے ملت کا مستقبل محفوظ کر دیتی ہیں اور جو کام بعض اوقات لاکھوں کروڑوں انسان انجام نہیں دے سکتے وہ یہ مٹھی بھر جماعت انجام دے دیتی ہے وہ اگر کسی ملی مسئلہ پر یک زبان و یک آواز ہو جائے اور ملت کے دین، اس کی تہذیب یا اس کی ثقافت اور کلچر یا اس کے قانون شریعت کو بچانے یا ملت کو باعزت یا با اصول رکھنے کیلئے اپنے ذاتی مفاد کو ٹھکرا دیتے اور اقتدار کی کرسی اور جاہ و اعزاز سے دستبردار ہو جانے کا ارادہ ظاہر کرتے ایوان ہائے قانون سازی کی رکنیت، صدارتیں اور قیادتیں عہدے اور اس کے مقصد عزیز کے سامنے پرکاہ کے برابر بھی نہ معلوم ہوں تو چشم زدن میں بڑے بڑے فیصلے بدل جائیں ناممکن ممکن ہو جائے خطرے کے پہاڑ اور چٹانیں ریت کے ذرات میں تبدیل ہو جائیں اور پوری ملت عزت و توقیر، شرف و افتخار سے ہمکنار ہو۔

لیکن اگر معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے ان کو ملت کے اجتماعی مفاد کے مقابلے میں اپنی کرسی عزیز ہوتی ہے اور اپنا مفاد مقدم، ان کو ادنیٰ سے ادنیٰ خطرہ مول لینے کی جرأت نہیں ہوتی، یا حکومت و اکثریت کی پیشانی پر ادنیٰ سی شکن پڑنے کی ہمت نہیں ہوتی وہ اپنے ایک حقیر فائدے کیلئے ملت کے بڑے سے بڑے نقصان، اس کی تہذیب کا زوال اور اس کے ذہنی و دینی ارتداد تک کو گوارا کر لیتے ہیں اور ملت کے تمام معاملات اس کی موت و حیات کے مسئلے سے آنکھیں بند کر کے اپنے منصوبوں کی تکمیل، اپنے خوابوں کی تعبیر اور اپنے محلوں کی تعمیر میں لگے رہتے ہیں اور کوئی بڑے سے بڑا واقعہ یا حادثہ کا تازیانہ ان کے ضمیر کو جھنجوڑنے کے لئے کافی نہیں ہوتا تو پھر اس ملت کی قسمت پر مہر لگ جاتی ہے اور اس کے بڑے سے بڑے مخلص و ناصح اور چارہ گر و مسیحا اس کے درد کی دوا نہیں کر سکتے ہیں

یہاں آکے دیتا ہے رہوار ابر خیال

ختم نبوۃ اور قادیانی وسوسے

[illegible]

خطرناک دشمن و بدخواہ

جیسا کہ پہلے گزر چکا مرزا غلام احمد یہی بار بار یہ کہتے رہے کہ میں مسلمانوں کا خیر خواہ ہوں اور میرے دعوی کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر نہیں ہو جاتا۔ اور عام قادیانی بھی یہ کہہ کر مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کے دوست ہیں اور یہ کہ پھر سے انھیں باعزت و غالب بنانے کے لئے ہی مرزا صاحب کو آسمان سے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے اور اوپر سے ہدایت ملتی ہے کہ قادیانی بار بار یہ کہہ کر مسلمانوں کو یقین دلائیں کہ ہمیں محبت سب سے ہے، نفرت کسی سے نہیں۔

مگر دوسری طرف اندر ہی اندر قادیانی پیشواؤں نے اپنے ماننے والوں میں مسلمانوں سے بے حد نفرت پیدا کر دی اور یہ عقیدہ ان کے دل میں راسخ کر دیا کہ مرزا کو نبی نہ ماننے والا ایسا ہی غیر مسلم ہے جیسے یہودی اور عیسائی۔ اور یہ کہ نہ ماننے والا اس قدر قابل نفرت ہے کہ نہ اس کے ساتھ شادی میں شریک ہوا جا سکتا ہے نہ غمی میں اور نہ عبادات میں نہ مذہبی رسوم میں حتی کہ سلام کلام بھی منافقانہ بن جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ روئے زمین پر مسلمانوں کے سب سے خطرناک دشمن، بدخواہ یہی قادیانی ہیں۔

چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب عمر بھر مسلمان علماء کو جی بھر کے گالیاں دیتے رہے، اور انگریزوں کی اور ان کی عیسائی حکومت کی دل و جان سے حمد و ثنا بیان کرتے رہے حتی کہ عیسائی حکومت کی تائید و وفاداری اور مکمل غلامی کی تبلیغ پر اس قدر کتابیں شائع کر دائیں جو بقول ان کے پچاس الماریوں میں سما سکتی ہیں، اس لئے مسلمانوں کی خیر خواہی اور دوستی کی باتیں صرف دھوکہ ہیں۔ قادیانی تاریخ بتاتی ہے کہ یہ عیسائی حکومت کی درازی عمر کے لئے رات دن کوشاں رہے، ان کی کامیابی اور مسلمانوں کی تباہی کے آرزو مند رہے، اقطاع عالم پر عیسائی حکومت کے غلبہ و فتح کے لئے دعا گو رہے۔ عیسائیوں کی فتح کو اپنی فتح، ان کی کامیابی کو اپنی کامیابی، ان کی حکومت کو اپنی حکومت اور انگریزوں کو اپنی تلوار قرار دینے میں فخر محسوس کرتے رہے، یہ کوئی الزام نہیں ہے، بے شمار شواہد موجود ہیں مگر اس جگہ ایک ایسا حوالہ درج کرنے پر اکتفا کرتا ہوں جس میں یہ ساری باتیں واضح صورت میں جمع ہو گئی ہیں۔ 1918ء میں جب انگریزوں نے عراق پر قبضہ کر لیا اور لاکھوں مسلمانوں کو تہہ تیغ کیا اور عراقی عوام کو اپنا غلام بنایا تو قادیان میں چراغاں کئے گئے، خوشی کے شادیانے بجائے اور ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔ اس موقع پر قادیانی گرو مرزا محمود نے نعروں کی گونج میں تقریر کرتے ہوئے یوں لب پاشی کی:

> حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) فرماتے ہیں کہ میں وہ مہدی معہود ہوں اور گورنمنٹ برطانیہ میری وہ تلوار ہے، جس کے مقابلے میں ان (مسلمان) علماء کی کچھ پیش نہیں جاتی۔ اب غور کرنے کا مقام ہے کہ پھر ہم احمدیوں کو اس فتح سے کیوں خوشی ہو، عراق، عرب ہو یا شام، ہم ہر جگہ اپنی تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں! فتح بغداد کے وقت ہماری فوجیں (؟) مشرق سے داخل ہوئیں، دیکھئے کس زمانے میں اس فتح کی خبر دی گئی۔ ہماری گورنمنٹ برطانیہ نے جو بصرہ کی طرف چڑھائی کی اور تمام اقوام سے لوگوں کو جمع کر کے اس طرف بھیجا۔ دراصل اس کے محرک خدا تعالیٰ کے وہ فرشتے تھے جن کو اس گورنمنٹ کی مدد کے لئے اس نے اپنے وقت پر اتارا تاکہ وہ لوگوں کے دلوں کو اس طرف مائل کریں کہ ہر قسم کی مدد کے لئے تیار کریں گے

(الفضل قادیان جلد 5، نمبر 44، 7 دسمبر 1918ء)

اس اقتباس کو بار بار پڑھیے، یہ اور ایسے بے شمار اقتباسات سے کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ روئے زمین پر قادیانیوں سے بڑھ کر مسلمانوں کے دشمن و بدخواہ کوئی نہیں۔ ان کا بس چلے تو ساری مسلم حکومتیں انگریز آقاؤں کے حوالے کر دیں۔ اور رات دن فرشتوں کو پکڑ پکڑ کر عیسائی فوج میں بھرتی کروائیں اور اپنی تلوار کی چمک سے ساری مسلم دنیا کو تہس نہس کر کے رکھ دیں، اس لئے ان عامۃ المسلمین کو ان مار آستینوں سے ہوشیار و چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔

مرزا قادیانی کے حسب نسب، دعاوی اور امراض میں مناسبت:

مرزا غلام احمد کو جتنی بیماریاں لاحق تھیں، اتنے ہی دعوے کر دیئے اور اور جتنے دعوے کئے اتنے ہی نسب نامے بھی پیش کر دیئے۔ مثلاً سیرۃ المہدی (قادیانی حدیث کی کتاب) حصہ اول صفحہ پر مرزا بشیر احمد (مرزا قادیانی کا دوسرا لڑکا) اپنی ماں نصرت جہاں سے روایت بیان کرتا ہے:

حضرت مسیح موعود کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا، ہسٹیریا کے دوروں کا ایک لامتناہی سلسلہ جاری ہوا جس کی وجہ سے کبھی نماز میں امامت نہیں کی۔ ہمیشہ اپنے مریدوں کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے۔ مرزا صاحب اپنی ایک نماز

کا ذکر یوں کرتے ہیں : میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی اور آسمان تک چلی گئی ۔ پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہو گئی ۔ اس کے بعد ان کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے ۔

اسی عبرتناک مرض کے علاوہ مرزا غلام احمد کو اکثر خون کی قے ہوتی رہتی ۔ مرزا صاحب کو مراق کا خطرناک مرض موروثی تھا ۔ مرزا غلام احمد کے ماموں مرزا جمعیت بیگ بھی مراقی تھے ۔ ان کے ایک لڑکے مرزا علی شیر اور ایک لڑکی حرمت بی بی جو آگے چل کر مرزا صاحب کی بیوی بنی پاگل تھے ۔ بہر حال مراق کا یہ مرض موروثی تھا اور اب بھی اس کا سلسلہ جاری ہے ۔

مرزا قادیانی کو دق اور سل کا مرض بھی تھا ۔ اس مرض کا سلسلہ ان کے والد مرزا غلام مرتضیٰ کی زندگی سے ہی چلا آتا تھا ۔ اس مرض کے علاوہ ذیابیطس بھی جوانی کے زمانے سے لاحق تھی ۔ کثرت و سلسل بول کا مرض بھی جوانی سے تھا ، روزانہ کم از کم تیس چالیس مرتبہ پیشاب آتا لیکن زندگی کا بیشتر حصہ ایسا گذرا ہے کہ جس میں روزانہ سو سو مرتبہ رات کو یا دن کو پیشاب آیا کرتا تھا ۔ اسی سے اندازہ کیجئے کہ روزانہ کتنے گھنٹے پیشاب خانے میں صرف ہوتے تھے ۔ اس کثرت بول سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب ان کے شامل حال رہتے ۔ حافظہ انتہائی کمزور تھا حتیٰ کہ اپنا عصا بھی نہیں پہچان سکتے تھے ۔ ایک ہی جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھتے اور مٹی کے ڈھیلے بھی کبھی طہارت گڑ کے ڈھیلے سے کرتے اور مٹی کے ڈھیلے منہ میں ڈال لیتے ۔ جب دستر خوان پر بیٹھتے تو روٹی توڑ توڑ کر دستر خوان پر ڈال دیتے اور کبھی خیال آتا کہ میں دستر خوان پر بیٹھا ہوں تو ایک آدھ ٹکڑا منہ میں ڈال لیتے اور دستر خوان سے اٹھ جاتے ۔

یہ جس قدر عوارض ہیں اتنے ہی ان کے دعاوی ہیں کبھی خود کو محدث سمجھتے کبھی مجدد ۔ کہیں خود کو مہدی ظاہر کرتے اور کبھی مثیل مسیح ، کبھی عیسیٰ بن مریم کا دعویٰ کرتے اور کبھی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم خود کو بتاتے کبھی کبھی تمام انبیاء و رسل سے اعلیٰ و افضل سمجھتے اور کبھی "انسانوں کی جائے نفرت اور جائے عار ہونے کا دعویٰ کرتے ۔

ان متضاد و متخالف دعاوی کے ساتھ ساتھ متضاد حسب نسب اور نسل سے اپنا تعلق جوڑتے ۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے مدت العمر خود کو مغل ہی بتلایا ، لیکن جیسا ہی دعویٰ تبدیل ہوا ، نسب بدل کر چینی الاصل ہونے کا دعویٰ کر دیا ، پھر ایک دوسرا دعویٰ کر دیا تو خود کو آدھا یہودی اور آدھا اسماعیلی بتلایا ۔ پھر کچھ عرصہ بعد دعویٰ تبدیل کر دیا تو ایرانی ہونے کا اعلان کر دیا ۔ لیکن ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ میرے ایرانی (فارسی الاصل) ہونے کا میرے پاس کوئی ثبوت اور خاندانی ریکارڈ تو نہیں مگر مجھے وحی کے ذریعہ بتلایا گیا ہے اس لئے میں مغل نہیں ہوں ۔ پھر جب بعض احادیث ان کے دعاوی کے خلاف دکھائی دیں تو خود کو سید ظاہر کر دیا ۔ اور جب بابا نانک اور رودر گوپال ہونے کا دعویٰ کر دیا تو نیچے جاٹ (سکھوں کی ایک نسل) ہونے کا اعلان کرنا ضروری سمجھا ۔

اس سے قارئین بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ شخص تضادات کا مجموعہ اور عوارض کا مارا ہوا ایک مجہول النسب شخص تھا جس کو انگریزوں نے اپنے مقاصد اور اغراض کی تکمیل کے لئے استعمال کیا تھا اور آج بھی کر رہے ہیں ۔

دجال اور یاجوج ماجوج کے احسانات کا اعتراف و دعا

جب مرزا غلام احمد نے عیسیٰ ابن مریم اور امام مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا علماء اسلام اور عامۃ المسلمین نے شدید مخالفت کی اور ان سے مطالبہ کیا کہ وہ دجال اور یاجوج ماجوج کی نشاندہی کریں جن کے زمانے میں عیسیٰ ابن مریم اور امام مہدی کو ظاہر ہونا تھا تو اپنے دعوے کے شدید رد عمل اور مخالفت سے گھبرا کر مغربی اقوام اور روس کی حکومتوں کو ہی دجال اور یاجوج ماجوج قرار دیا ۔ اور کہا کہ مذہبی اعتبار سے یہ قومیں دجال ہیں اور سیاسی اعتبار سے یاجوج ماجوج ۔ مگر مرزا صاحب کی اس چالاکی نے ان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا ، اور مسلمانوں کو یقین ہو گیا کہ یہ شخص ہمیں دھوکہ دے رہا ہے ، اس لئے کہ ایک طرف انگریزوں کو دجال اور یاجوج ماجوج کہہ رہا ہے اور دوسری طرف اسی دجال اور یاجوج ماجوج کا وفادار اور شکر گذار ان کے اقبال ، عروج اور ان کی فتوحات و غلبہ کے لئے دعا کی تلقین بھی کر رہا ہے ۔ نہ صرف تلقین بلکہ ان کی شکر گذاری اور وفاداری کو فرض قرار دے رہا ہے ۔ مندرجہ ذیل اقتباسات مرزا کے اس دجل کا ملمع اتارنے کے لئے کافی ہیں ۔ وہ لکھتے ہیں : ۔

"ایسا ہی یاجوج ماجوج کا حال بھی سن لیجئے ۔ یہ دو قومیں پرانی قومیں ہیں جو پہلے زمانوں میں دوسروں پر کھلے طور پر غالب نہیں ہو سکیں اور ان کی حالت میں ضعف رہا (جس کا مرزا صاحب کو دکھ ہے) لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ آخری زمانہ میں یہ دونوں قومیں خروج کریں گی یعنی اپنی جلالی قوت کیساتھ ظاہر ہوں گی ۔ چونکہ ان دونوں قوموں سے مراد انگریز اور روس ہیں ، اس لئے ہر ایک سعادت مند مسلمان کو دعا کرنی چاہیے کہ اس وقت انگریزوں کی فتح ہو کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں اور سلطنت برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں ۔ سخت جاہل اور سخت نادان اور سخت نالائق وہ مسلمان ہے جو اس گورنمنٹ سے (یعنی دجال سے) کینہ رکھے ۔ اگر ہم ان کا شکر نہ کریں تو پھر ہم خدا تعالیٰ کے بھی ناشکر گذار ہیں ، کیونکہ ہم نے جو اس گورنمنٹ کے زیر سایہ آرام پایا اور پا رہے ہیں

وہ آرام ہم کسی اسلامی گورنمنٹ میں بھی نہیں پا سکتے، ہرگز نہیں پا سکتے۔"

(ازالہ اوہام ص۵۰۹)

اسی لئے مرزا غلام احمد صاحب نے مسلمانوں میں دجال کی تائید و حمایت کا جذبہ پیدا کرنے کی غرض سے لکھا:۔

"براہین احمدیہ کے ص۲۴۱ میں ایک پیشگوئی گورنمنٹ برطانیہ کے متعلق ہے کہ ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم۔ اینما تولوا فثم وجہ اللہ یعنی خدا ایسا نہیں کہ اس (دجالی) گورنمنٹ کو کچھ تکالیف پہنچائے کیونکہ تو ان کی عملداری میں رہتا ہے، جدھر تیرا منہ خدا کا منہ بھی اسی طرف ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ مجھے اس گورنمنٹ کی پرامن سلطنت اور ظل حمایت میں دل خوش ہے۔ اور اس (دجال) کے لئے میں دعا میں مشغول ہوں، کیونکہ میں اپنے اس کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں نہ مدینہ میں، نہ روم میں، نہ شام میں، نہ ایران میں، نہ کابل میں۔ مگر اس (دجالی) گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لئے دعا کرتا ہوں۔ لہٰذا وہ اس الہام میں ارشاد فرماتا ہے کہ اس گورنمنٹ کے اقبال اور شوکت میں تیرے وجود اور تیری دعا کا اثر ہے اور اس کی فتوحات سب تیرے سبب ہیں۔ کیونکہ جدھر تیرا منہ ادھر خدا کا منہ۔ اب گورنمنٹ شہادت دے سکتی ہے کہ اس کو میرے زمانے میں کیا کیا فتوحات نصیب ہوئیں، یہ الہام سترہ برس کا ہے کیا یہ انسان کا فعل ہو سکتا ہے۔ غرض میں اس (دجالی) سلطنت کے لئے بطور ایک تعویذ کے ہوں!

(تبلیغ رسالت جلد ششم ص۱۹)

مرزا غلام احمد نے روس اور امریکہ کو بھی دجال اور یاجوج ماجوج قرار دیا ہے۔ اور قارئین جانتے ہیں کہ امریکہ اور روس کی طرف سے جگائے جانیوالے فتنوں نے اب تک مسلمانوں کو کس حد تک تباہ کیا ہے اور اب بھی مختلف اسلامی مملکتوں میں ان کی شرارتوں کا سلسلہ جاری ہے ان کو ذہن میں رکھ کر قادیانی امت کی ترجمانی کرنے والے مرزا محمود کی اس طبعی و مذہبی خواہش کا کیا نام رکھا جا سکتا ہے؟ اس کو میں قارئین پر چھوڑتا ہوں:

"جو گورنمنٹ (اسلام دشمن دجالی حکومت) ایسی مہربان ہو، اس کی جس قدر بھی فرمانبرداری کی جائے تھوڑی ہے! ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر مجھ پر خلافت کا بوجھ نہ ہوتا تو میں موذن ہوتا۔ اسی طرح میں کہتا ہوں کہ اگر خلیفہ نہ ہوتا تو والنٹیر (سپاہی) ہو کر جنگ یورپ میں چلا جاتا۔"

(انوار خلافت ص۹۶)

قادیانیوں کو یہ وفاداری مبارک۔ ہم تو یہی یقین کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے دجال اور یاجوج ماجوج کے لئے تعویذ کا کام کیا تھا، تو آج ہر قادیانی اس کا وفادار سپاہی بن کر اسلام دشمنی کا پورا حق ادا کر رہا ہے۔

ہٹلر اور مسولینی بننے کی شدید آرزو

روائتی بگلا بھگت کی طرح قادیانی بظاہر بڑے نرم خو اور شیریں نظر آتے ہیں اور ان سے بات کرنے والا اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ یہ دنیا کی اصلاح کی فکر میں گھلے جا رہے ہیں اور دل سے چاہتے ہیں کہ لوگوں کی اصلاح بزمی اخلاق اور دعا سے کی جائے۔ مگر حقیقت اس کے برعکس ہے۔ یہ اس لئے نرم نظر آتے اور جا بجا اپنی مظلومیت کی دہائی دیتے پھر رہے ہیں کہ ان کو حکومت و غلبہ حاصل نہیں ہوا ہے۔ لیکن اگر گنجے کو ناخن مل جائیں اور قادیانیوں کو خدا نخواستہ کسی ملک میں حکومت حاصل ہو جائے تو اس ملک کے عوام کا اور دیگر اہل مذاہب کا کیا نقشہ ہوگا، اس ایک اقتباس سے اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے:

"حکومت ہمارے پاس نہیں کہ ہم جبر کے ساتھ ان لوگوں کی اصلاح کریں اور ہٹلر یا مسولینی کی طرح جو شخص ہمارے حکموں کی تعمیل نہ کرے اسے نکال دیں اور جو ہماری باتیں سنے اور ان پر عمل کرنے پر تیار نہ ہو اسے عبرتناک سزا دیں۔ اگر حکومت ہمارے پاس ہوتی تو ہم ایک دن کے اندر اندر یہ کام کر لیتے۔"

(تقریر مرزا محمود، الفضل جلد ۲۶، ۱۹۳۷ء)

حکومت حاصل نہ ہونے کے باوجود عام قادیانیوں کو اپنے ہٹلر اور مسولینی صفت آقاؤں اور "بزرگان" کے طریق اصلاح اور ان کی کرم فرمائیوں کا کافی تجربہ ہے۔ ہر قادیانی اپنے "بزرگان" کی حرکتوں پر گواہ ہے۔ خدا کرے کہ قادیانیوں کی آنکھیں کھلیں اور حقائق کو سمجھنے کی توفیق ملے۔

سوروں والا حملہ

میں جانتا ہوں کہ میری اس کتاب کا جواب دینے کی قادیانی پنڈت ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اور یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ اس کا کیا جواب دے سکتے ہیں۔ اس لئے کہ جو دلائل انہیں رٹائے گئے ہیں مجھے بھی رٹائے گئے تھے۔ اس کے باوجود میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ قادیانی پنڈت چونکہ غریب قادیانیوں کے چندوں پر پرورش پا رہے ہیں اور مرزا صاحب کے پاس تو اور تربیت یافتہ ہیں، اس لئے وہ ضرور حق نمک ادا کرنے میں جوش دکھائیں گے۔ اور اس جوش میں خود وہ کیا بنیں گے۔ ان کے آقا و مربی مرزا محمود کی زبانی سنیئے:

"میں نے کہہ دیا کہ ان کے دماغ میں خلل ہو گیا ہے اگر چاروں طرف سے ان کے دماغ

کا راستہ بند نظر آیا اور مجھے معلوم ہوا کہ سوائے اس کے کہ انہیں کہا جاتا ہے کہ وفات مسیح کی یہ یہ آیتیں رٹ لو یا نبوت کے مسئلہ کی یہ دلیلیں یاد کر لو انہیں اور کوئی بات نہیں سکھلائی جاتی ۔۔۔۔ میں نے جس سے بھی سوال کیا معلوم ہوا کہ اس نے اخبار کبھی نہیں پڑھا اور جب کبھی میں نے ان سے امنگ پوچھی تو انھوں نے جواب دیا کہ ہم تبلیغ کریں گے ۔ اور جب سوال کیا کہ کس طرح تبلیغ کرو گے تو یہ جواب دیا کہ جس طرح بھی ہوگا تبلیغ کریں گے ۔ یہ الفاظ کہنے والوں کی ہمت تو بتاتے ہیں مگر عقل تو نہیں بتاتے ۔ الفاظ سے یہ تو ظاہر ہوتا ہے کہ کہنے والا ہمت رکھتا ہے مگر یہ بھی ظاہر ہو جاتا ہے کہ کہنے والے میں عقل نہیں اور نہ ہی وسعت خیالی ہے ۔ "جس طرح ہوگا" تو سور کہا کرتا ہے ۔ اگر سور کی زبان ہوتی اور اس سے پوچھا جاتا کہ تو کس طرح حملہ کرے گا تو وہ یہی کہتا کہ جس طرح ہوگا، کروں گا ۔ پس سور کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ سیدھا چل پڑتا ہے، آگے نیزہ لے کر بیٹھو تو وہ نیزہ پر حملہ کر دے گا، بندوق لے کر بیٹھو تو بندوق کی گولی کی طرف دوڑتا چلا آئے گا، پس یہ تو سوروں والا حملہ ہے کہ سیدھے چلے گئے اور عواقب کا کوئی خیال نہ کیا ۔" (الفضل جلد ۲۳ نمبر ۸۹، ۲۲ جنوری ۱۹۳۵ء)

اس انتباہ کے باوجود قادیانی بغیرت ضرور سوروں والا حملہ کریں گے اور پھر قطعاً اس مرکز کی پرواہ نہیں کریں گے کہ وہ نیزہ و بندوق پر حملہ کر رہے ہیں یا شکاری پر، حیرت

باقی صفحہ ۳۰ پر

قادیانیوں کیطرف سے کلمۂ طیبہ کی توہین

بھارت سے شائع ہونے والا ایک ٹریکٹ

از قلم مولانا محمد شکیل، کانپور

آج قادیانیوں کی طرف سے ایک پمفلٹ شائع ہو کر مسلمانوں میں تقسیم کیا جا رہا ہے جس کی پیشانی پر کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے ۔ اور اندرون مضمون اس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ ہم لوگ (قادیانی) باوجود اس کے کہ کلمہ گو ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا نبی اور پیغمبر مانتے ہیں پھر بھی غیر قادیانی لوگ ہمیں اسلام سے خارج سمجھتے ہیں ۔ اور کلمہ کی اشاعت سے روکتے ہیں حتی کہ پڑوسی ملک پاکستان میں تو صرف یہ کہ ہمیں کلمہ کی اشاعت سے روکا جاتا ہے بلکہ کلمہ طیبہ کی تختیاں اپنی مساجد اور گھروں کے دروازوں پر آویزاں کرنے کی بھی ہمیں اجازت نہیں دی جاتی اس طرح کی باتیں شائع کر کے وہ مسلمانوں میں یہ تاثر پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ ہم مظلوم ہیں ۔ ہمارے ساتھ زیادتی کی جا رہی ہے ۔

تاکہ اصل حقیقت سے ناواقف مسلمان ان کی طرف متوجہ ہوں ۔ اور ان کی ہمدردیاں قادیانیوں کے ساتھ ہوں ۔ اور پھر اس طرح انہیں مسلمانوں میں گھل مل کر اپنے غیر اسلامی نظریات کی تبلیغ کرنے کا پورا حق مل جائے ۔

قادیانیوں کا تعارف اور اصل واقعہ

دراصل یہ قادیانی گروہ اپنے مخصوص عقائد کفریہ کی بنا پر دنیا بھر کے علماء اسلام و مفتیان کرام کے متفقہ فیصلے کی رو سے دائرہ اسلام سے خارج ہے ۔ اب جبکہ وہ دنیائے اسلام میں بالخصوص پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار پا چکے ہیں اور انہیں مسلمانوں میں اپنے غیر اسلامی و کفریہ عقائد کی تبلیغ کرنے کی اجازت نہیں دی جا رہی ہے تو انہوں نے بطور حربہ کلمہ طیبہ کا سہارا لے کر یہ کہنا شروع کر دیا کہ ہم کلمہ گو ہیں اور ہمیں کلمہ کی اشاعت سے روکا جا رہا ہے ۔

جبکہ واقعہ یہ ہے کہ قادیانیوں کے یہاں کلمہ کا وہ مفہوم نہیں ہے جو عام مسلمانوں میں اسلام کے دور اول سے چلا آ رہا ہے ۔ بلکہ ان کے نزدیک کلمہ کے دوسرے جزو "محمد رسول اللہ" سے مراد نعوذ باللہ غلام احمد قادیانی بھی ہے ۔ کیونکہ بانی جماعت مرزا غلام احمد قادیانی نے خود "نبی" اور "محمد رسول اللہ" ہونے کا دعویٰ کیا ہے ۔ جس پر اس کے تمام متبعین و معتقدین ایمان رکھتے ہیں، چنانچہ بطور نمونہ مرزا کے دعوے ملاحظہ ہوں!

(۱) نبی ہونے کا دعوےٰ

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میری جان ہے اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے ۔ اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے ....."

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۸ بحوالہ ختم نبوت صفحہ ۲۳)

(۲) رسول ہونے کا دعوےٰ

سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول (غلام احمد قادیانی کی صورت میں) بھیجا ۔ (دافع البلاء صفحہ ۱۱ بحوالہ مذکورہ)

(۳) محمد رسول اللہ ہونے کا دعوےٰ

"محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم"

"اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا ۔ اور رسول بھی ۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۳ مطبوعہ ربوہ تیسرا ایڈیشن)

مرزا کے محمد رسول اللہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ قادیانی عقیدے کے مطابق حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلعم کا دوبارہ دنیا میں آنا مقدر تھا پہلی بار آپ مکہ مکرمہ میں محمدؐ کی شکل میں آئے اور دوسری بار قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی کی بروزی

شکل میں آئے یعنی مرزا کی ظاہری شکل میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت مع اپنے تمام کمالات نبوت کے دوبارہ جلوہ گر ہوئی چنانچہ ملاحظہ ہو۔

"اور جان کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے (یعنی چھٹی صدی عیسوی میں) ایسا ہی مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بروزی صورت اختیار کرکے چھٹے ہزار (یعنی تیرہویں صدی ہجری) کے آخر میں مبعوث ہوئے ...... (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۰ طبع اول قادیان ۱۳۱۹ھ)

(۴) محمد عربیؐ کی برابری کا دعوےٰ!

نیز مرزا نے کس طرح اپنے آپ کو آنحضرتؐ کا ہم رتبہ قرار دیا ہے ملاحظہ ہو۔

"جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا؟" (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۸)

"اور جو شخص مجھ میں اور مصطفےٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔"

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱)

(۵) محمد عربیؐ سے برتری کا دعویٰ

اسی پر اکتفا نہیں بلکہ قادیانی عقیدے میں محمد رسول اللہ کا قادیانی ظہور (جو مرزا قادیانی کے روپ میں ہوا ہے) محمد عربیؐ کے مکی ظہور سے اعلیٰ اور افضل ہے ملاحظہ ہو۔

"اور جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اس نے حق کا اور نص قرآن (آیت قرآنی) کا انکار کیا بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت اپنی بروزی شکل میں رونما ہوئی چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اکمل اور اشد ہے بلکہ چودہویں رات کی طرح ہے۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۱)

خطبہ الہامیہ کیا ہے؟ اس کے بارے میں بھی قادیانی عقیدہ سن لیجئے! اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ خطبہ الہامیہ وہ خطبہ ہے جو خدا کی طرف سے ایک معجزہ کے رنگ میں مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو عطا ہوا جیسا کہ اس کا نام ظاہر کرتا ہے پس اس کتاب کو عام کتابوں کی طرح نہیں سمجھنا چاہئے کیونکہ اس کا ہر فقرہ الہامی شان رکھتا ہے۔ (کلمۃ الفصل صفحہ ۱۳۰/۱۳۱ مندرجہ ریویو آف ریلیجنز مارچ اپریل ۱۹۱۵ء)

خلاصہ یہ ہے کہ جب مرزا کے روپ میں نعوذ باللہ

باقی صفحہ ۳۰ پر

غیر قانونی تالہ بندی کے ذریعے سندھ انجینئرنگ (پرائیویٹ) لمیٹڈ کے مزدوروں کا معاشی قتل عام

جناب عالی!

جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ کراچی میں مسلسل انتشاری کیفیت برقرار رکھنے کے لئے بیرونی ایجنسی مصروف کار ہے۔ حال ہی میں پاکو کے قادیانی چیئرمین کنور ادریس نے اب تک پاکو مختلف اداروں سے ہزاروں مزدوروں کو بے روزگار کرکے مزید انتشاری کیفیت میں اضافہ کر دیا ہے۔ اس قادیانی نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۸۸ء سندھ انجینئرنگ لمیٹڈ کی انتظامیہ کے ذریعہ کمپنی کی تالہ بندی کرکے تمام مسلمان مزدوروں بمعہ دیگر کارکنوں کو بے روزگار کر دیا، اس اعلان کیساتھ کہ کمپنی کی مالی حالت درست نہیں ہے۔

جناب والا! ہم تمام مزدور آپ سے سوال کرتے ہیں کہ آخر یہ سب کچھ کیوں ہے، کیا ہم پاکستانی عوام سیاسی جماعتیں اور قومی تنظیمیں ایک قادیانی کے سامنے بے بس ہو چکے ہیں۔

جناب والا! انتظامیہ کا استدلال لغو اور بے بنیاد ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر کمپنی کی مالی حالت درست نہیں ہے تو مارچ ۱۹۸۸ء میں تمام کارکنوں کو ۱۵۰ روپے ماہانہ مالی افادہ کیوں دیا گیا اور اس کے علاوہ ۴ بونس کیوں دیئے گئے، اور بلاجواز افسروں کی تنخواہوں میں مناسبی لحاظ سے ۱۰۰۰ تا ۲۰۰۰ روپے تک کا بلاتفریق اضافہ کیوں کیا گیا۔ اگر ہم مظلوم مزدوروں کے معاشی قتل عام پر اب بھی ابلاغ عامہ، سیاسی، مذہبی اور قومی جماعتوں نے مجرمانہ خاموشی اختیار کی اور مزدوروں کے خلاف یہ ظالمانہ اقدام واپس نہ لیا گیا تو مزدور یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں گے کہ ناعاقبت اندیش ٹولہ صنعتی بدامنی اور بے چینی کو فروغ دے کر اس ملک کو توڑنے کا خدانخواستہ تہیہ کر چکے ہیں۔

ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ اپنی اخلاقی اور قومی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے اس معاملہ میں مداخلت کرکے مزدوروں کے معاشی قتل عام کو رکوائیں، اگر ایسا نہ ہوا تو مزدور یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں گے کہ اس شہر میں منظم فسادات کروا کر ملک کی جڑیں کھوکھلی کرکے ملک کو نقصان پہنچانے کی سازش کر رہے ہیں کچھ لوگ اور آپ خاموش ہیں۔ شکریہ

ہم ہیں آپ کی نظر کرم کے منتظر

کارکنان سندھ انجینئرنگ (پرائیویٹ) لیمیٹڈ

بزمِ ختم نبوت

میں نے شیزان بند کر دی

عبدالستار بروہی توحیدی

تقریباً ایک ماہ سے یہ رسالہ ہفت روزہ پابندی کے ساتھ پڑھ رہا ہوں رسالے کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے میرے ساتھی اور ہم جماعت سب نے رسالے کا شدت سے انتظار کرتے ہیں اور جب رسالہ مل جاتا ہے تو خوش ہو کر باری باری پڑھتے ہیں ایک تو کنڈہ کوٹ میں ہمیں معلوم نہیں کہ آپ کا ایجنٹ ہے یا نہیں کیونکہ ہم شہر سے ۲۰ میل دور ایک گوٹھ میں رہتے ہیں برمہربانی بتادیں کہ اس شہر میں آپ کا رسالہ ختم نبوت کہاں سے اور کس کے پاس ملتا ہے میری دوکان ہے گرمیوں میں شیزان وغیرہ سب بوتلیں چلتی ہیں مگر اب آئندہ سیزن میں شیزان تو بالکل نہ چلاؤں گا آپ کے اس رسالے سے بہت دینی باتیں معلوم ہوتی ہیں اور خاص کر کے قادیانی ٹولے کے بارے میں جو معلومات ہوتی ہیں قابل تعریف ہیں۔

نونہالان کا سلسلہ خوب ہے

اشفاق حسین بھٹی ہائی سکول کروڑ لعل عیسن

رسالہ ختم نبوت میرے چچا حافظ محمد ایوب صاحب لیتے ہیں مجھے یہ رسالہ بہت پسند ہے اور میں اسے انتہائی شوق و محبت سے پڑھتا ہوں نونہالان ختم نبوت کا سلسلہ انتہائی مفید ہے۔ خدا رسالہ کو ترقی دے آمین۔

شاہین

مشتاق احمد ــــ جھنگ

ہفت روزہ ختم نبوت شمارہ نمبر ۳۶ فروری ۱۹۸۸ء پڑھا بارگاہ ایزدی میں بدست دعا ہوں۔ کہ خداوند قدوس اس رسالہ کو دن دگنی ترقی دے (آمین) اور منتظمین کو اجر عظیم سے نوازے یہ رسالہ قادیانیوں پر جھپٹتا ہوا شاہین ہے۔ اب انشاءاللہ العزیز مجلہ ختم نبوت کی آغوش میں پرورش پانے والے ذلیل و خوار ہو کر رہیں گے اور ہو رہے ہیں۔ صفحہ ۱۲ پر نبی کریمؐ کی پیش گوئیاں پڑھیں۔ آجکل کے گستاخ جو صحابہ کرامؓ پر تبرا بازی کرتے ہیں۔ ان کو سبق حاصل کرنا چاہیے۔ کہ کہیں ان کی شکلیں سور کی سی نہ ہو جائیں۔

قربانی بھی دیں گے۔

عبدالحمید قریشی ــــ بہاولنگر

ہفت روزہ رسالہ ختم نبوت کا غور و خوض سے مطالعہ کیا اس سے دینی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے اور ساتھ ہی قادیانیوں کی ناپاک سازشوں کو نیست و نابود ہوتا پڑھ کر اور بھی دلی مسرت ہوتی ہے اس لئے ہمارے کچھ دوستوں نے دفتر ختم نبوت میں مزید اضافہ اور مطالعہ کے لئے اپنا ٹائم بنا لیا ہے اور عہد کیا ہے کہ اگر مسئلہ ختم نبوت کے لئے جان و مال کی قربانی دینی پڑی تو کوئی دریغ نہیں کریں گے

اللہ ہم سب کو اپنے فضل و کرم سے ہماری اس آرزو کو پورا کریں۔ آمین۔

مسلمانوں کے دل کی آواز

محمد نعیم اختر جنڈ والا۔ ضلع بہاولنگر

میں ہفت روزہ ختم نبوت باقاعدگی سے پڑھتا ہوں اور دوسروں کو بھی اس رسالہ کو باقاعدگی سے پڑھنے کی ترغیب دیتا ہوں ماشاءاللہ رسالہ بہت دلچسپ ہے مسلمانوں کی دل کی آواز ہے قادیانیت پر ضرب کاری ہے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو مزید ترقی سے ہمکنار فرمائے (آمین)

قابل تعریف ہے

انعام الحق معصوم نواں شہر ملتان

شمارہ نمبر ۳۶ پڑھا، ایمان تازہ ہو گیا۔ ماشاءاللہ آپ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانی ازم کے خلاف جو جہاد کر رہے ہیں قابل تعریف ہے۔ اللہ آپ کو اس کا اجر دے۔ اس شمارے اپنا ارسال کردہ مضمون "شہادت اور فرمان رسولؐ" دیکھ کر از حد خوشی ہوئی۔ امید ہے آئندہ بھی حوصلہ افزائی فرماتے رہیں گے

رسالے سے بہت خوشی ہوتی ہے

نیاز شاکر مانڈی خان خیل مانسہرہ

رسالہ بڑے شوق سے پڑھتا ہوں اور پڑھ کر بہت خوشی ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ رسالہ ایک تو دینی اور دوسرا قادیانی جماعت والوں کے لئے عذاب ہے اور یہ رسالہ اتنا خوبصورت ہے کہ دیکھتے ہی دل کو اتنی خوشی ہوتی ہے کہ جی چاہتا ہے کہ اس کو زبانی یاد کر لیں۔

میں شیدائی ہوں

محمد اقبال، اقبال آٹوز فاروق چوک کروڑ لعل عیسن

ہفت روزہ ختم نبوت باقاعدگی سے آپ کے نمائندے محمد یوسف رانا کی معرفت مل رہا ہے۔ یہ معیاری اور عمدہ رسالہ

ہے میں اس کا شیدائی ہوں اور پابندی سے مطالعہ کرتے رسالہ کی ترقی کے لئے دعا کرتا ہوں۔

مبارک باد

مرسلین انجم نواں جنڈانوالہ

ہم اہلیان جنڈانوالہ اہل جکھڑ کو اور خصوصاً حضرت مولانا عبداللہ صاحب کو مبارک باد پیش کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے جکھڑ شہر میں مرزائیوں کا مرزاٹہ بننے سے رکوا دیا اور مروان شہر کی یاد تازہ کر دی۔

مرزائیت کا تعاقب جاری رہے گا

لیاقت علی گورنمنٹ ڈی سرگودھا

آپ کا رسالہ ختم نبوت بہت ہی خوبصورت ہوتا ہے جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے میں باقاعدگی سے یہ رسالہ پڑھتا ہوں اور الحمد اللہ ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوتے ہیں اور ہم انشاء اللہ پوری دنیا میں مرزائیت کا تعاقب ہمیشہ کے لئے جاری رکھیں گے جب تک زندہ ہیں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ ختم نبوت کو بلند مقام عطا فرمائے آمین۔

رسالوں کا بادشاہ

محمد طاہر بیگ انجم رازی ــــ خان پور

جس طرح گلاب کے پھول کو پھولوں کا بادشاہ مانا جاتا ہے۔ اسی طرح ختم نبوت کو رسالوں کا بادشاہ مانا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ رسالہ دینی معلومات کے لئے بہت مفید اور کارآمد ہے۔ یہ ہمارے اسلاف کی یاد تازہ کرتا ہے۔ میں اسے بہت اشتیاق سے پڑھتا ہوں۔ یہ مسلمانوں کو قادیانیوں کے خلاف موزشش جگر کا کام دیتا ہے۔ میں باور یقین کرتا ہوں۔ کہ یہ رسالوں کا بادشاہ (ختم نبوت) پوری دنیا میں تہلکہ مچا دے گا۔ یہ بہت ہی پرمنفعت رسالہ ہے۔ دوسرے مسلمانوں کو بھی میں اس رسالے کے پڑھنے کی دعوت دیتا ہوں۔

کامیاب رسالہ

دریا خان ۔ میٹھر

میں عرصہ تین چار ماہ سے رسالہ ختم نبوت کا (ہفت روزہ) مستقل خریدار ہوں۔ بلاشبہ یہ رسالہ ایک تحفہ نایاب ہے۔ اسے پڑھنے سے ایمان میں تازگی آجاتی ہے۔ یہ معلوماتی طور پر بھی ایک کامیاب رسالہ ہے اور ہو بھی کیوں نہ یہ نام ہی ایسے سے شائع ہو رہا ہے۔ جس کا مفہوم سمجھنا اسی ہستی مبارک کو آخری نبی ماننے کے لئے ہر مسلمان کے دل کی تڑپ ہے۔ ایسے مرتد اور کافروں کو خدا غارت کرے جنہوں نے سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے جال میں پھانسنے کے لئے مختلف حربے شروع کر رکھے ہیں۔ یہ رسالہ ان کے ان ہتھکنڈوں کی قلعی کھولنے کے لئے بڑا کام کر رہا ہے۔

جامعہ حنفیہ رجسٹرڈ
بورے والا

جدید تقاضوں کے مطابق
اسلامی تعلیمات کا منفرد ادارہ

عرصہ سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ کوئی ایسا ادارہ وجود میں آئے جس میں خالص دینی تعلیم کے ساتھ عصر حاضر کے تقاضوں کا لحاظ اور نسل نو کے لئے عصری فنون یعنی انگریزی حساب سائنس کی تعلیم کا انتظام بھی ہو سو الحمد للہ اس مقصد کے لئے جامعہ حنفیہ کا اجراء ہو چکا ہے
جامعہ میں یکم نومبر ۸۶ء سے باقاعدہ مخلص محنتی علماء کے تقرر کے بعد تعلیم شروع ہے۔
جامعہ میں درس نظامی میں ۹ سالہ کورس ہے۔ سال اول میں ابتدائی عربی کے ساتھ چھٹی جماعت کا کورس اور چھٹے سال میں مشکوٰۃ شریف کے ساتھ دسویں جماعت کا کورس ہے۔
جامعہ میں حفظ قرآن پاک کی ساتھ پرائمری لازمی ہے تعلیمی معیار الحمد للہ نہایت اعلیٰ ہے

جامعہ میں ۱۲ اساتذہ وعلماء کے زیر تربیت ۲۰۰ سے زائد طلباء زیر تعلیم ہیں
جامعہ کے ہوسٹل میں ایک سو طلباء مقیم ہیں جن کے قیام وطعام کا جامعہ ہی کفیل ہے
جامعہ کے درس نظامی میں داخلہ کے لئے ضروری ہے کہ طالب علم قرآن حافظ یا پرائمری پاس ہو
جامعہ حکومت سے کسی قسم کی امداد وصول نہیں کرتا۔
جامعہ میں داخلہ یکم اپریل سے ۱۵ اپریل تک ہوگا۔

مہتمم محمد طیب جامعہ حنفیہ رجسٹرڈ فون نمبر ۳۷۹۲ نزد لاری اڈا آئی بلاک سول لائن بوریوالہ (وہاڑی)

خطرناک سیاسی عزائم کو بے نقاب کیا اور اپنی شعلہ بیانی سے مرزائیت کے خلاف تمام ملک میں ایک آگ لگا دی تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کو شاہ صاحب کی زندگی کا آخری اور عظیم کارنامہ تصور کیا گیا ہے اس تحریک نے مرزائیوں کی ناپاک آرزوؤں کو ہمیشہ کے لئے خاک میں ملا دیا۔

نونہالانِ ختم نبوت

مرتب: اسمٰعیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

مرزائیت کے خلاف جہاد

عنایت اللہ شاکر، لودھراں

موجودہ صدی کے آغاز سے کچھ پہلے قادیان کے ایک شخص مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کیا اس نے جہاد کو حرام قرار دیا اور برٹش سرکار کی اطاعت اور وفاداری کو اپنا خاص اصول ٹھہرایا اس زمانے میں جن علمائے کرام نے مرزا غلام [illegible] کا میدان میں خم ٹھونک کر مقابلہ کیا ان میں مولانا ثناء اللہ امرتسری کو بڑی شہرت نصیب ہوئی فاتح قادیان ان کا لقب تھا انہوں نے مرزا صاحب کو خوب آڑے ہاتھوں لیا مرزا غلام احمد کو ان کے مقابلے میں رسوائی کا داغ سہنا پڑا اور وہ ۱۹۰۸ء میں ہیضے کا شکار ہو کر عدم کو سدھار گیا مرزا دجال کے رخصت ہو جانے کے بعد بھی مرزائیوں کا تعاقب برابر جاری رہا یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ موجودہ صدی کے ربع اول تک مسلمان علما کی تمام سرگرمیاں فقط علمی بحثوں اور مباحثوں تک محدود رہیں یہ فخر حضرت شاہ صاحب ہی کے لئے مقدر تھا کہ انہوں نے مذہبی میدان کے علاوہ سیاسی میدان میں بھی آگے بڑھ کر مرزائیوں کا راستہ روک لیا مرزائیوں نے سرزمین قادیان کو اپنی مکروہ سرگرمیوں کا اڈا بنا رکھا تھا مرزائی باہر سے آ کر دھڑا دھڑ وہاں آباد ہو رہے تھے اور انہوں نے اپنی اکثریت کے بل بوتے پر وہاں کے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا تھا چونکہ حکام سے ان کا گٹھ جوڑ تھا اس لئے کسی کی شنوائی نہ ہوتی تھی حالات کی اس رفتار کو دیکھ کر احرار لیڈروں نے فتنہ مرزائیت کا قلع قمع کرنے کی ٹھان لی احرار رہنماؤں کے نزدیک مرزائیوں کے خلاف جدوجہد اس لئے بھی ناگزیر تھی کہ یہ لوگ برٹش امپریلزم کے ایجنٹ اور آزادی کے کھلے دشمن تھے۔ [illegible] زادی کے کھلے دشمن تھے مرزائی ختم نبوت کا سوانگ رچا کر مسلمانوں میں انتشار پھیلا رہے تھے تاکہ وہ انگریزی اقتدار کے خلاف آواز نہ اٹھا سکیں مرزائیوں کی انتشار انگیز سرگرمیوں کا سدباب کرنے کے لئے احرار رہنماؤں نے اکتوبر ۱۹۳۴ء میں قادیان میں ایک تبلیغی کانفرنس منعقد کرنے کا اعلان کر دیا مرزائیوں نے یہ اعلان سنا تو ان کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی انہوں نے کانفرنس کو روکنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن نامرادی کی خاک چاٹنی پڑی کانفرنس کی شاندار کامیابی نے دوست دشمن سب کو حیران کر دیا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کانفرنس کے صدر تھے انہوں نے کانفرنس کے اجلاس میں ایک زبردست تقریر کی اور مرزائیت کے خوب بخیے ادھیڑے دراصل آپ کی یہ تقریر مرزائیت کے لئے موت کا پیغام ثابت ہوئی یہی وہ تاریخی تقریر تھی جس پر گورداسپور میں مقدمہ چلا دیوان سکھانند مجسٹریٹ دفعہ ۱۵۳ [illegible] نے شاہ صاحب کو چھ ماہ قید کی سزا دی مگر مسٹر جی ڈی کھوسلہ سیشن جج گورداسپور نے اس قید کو تا برخواست عدالت میں بدل دیا اور مرزائیوں کے خلاف ایک تاریخی فیصلہ لکھا پاکستان قائم ہو جانے کے بعد مرزائیوں نے پھر پر پرزے نکالنے شروع کر دیئے شاہ صاحب مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو دیکھ کر پھر میدان عمل میں اتر آئے انہوں نے مرزائیوں کے

دُرود شریف کے فضائل

ریاض احمد رضا ، ٹانک

حضور اقدسﷺ کا ارشاد ہے کہ بے شک قیامت میں لوگوں میں مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا (حدیث نبویؐ)

ایک حدیث شریف میں نقل کیا گیا ہے کہ

مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں نور ہے اور جو یہ چاہے کہ اس کے اعمال بہت بڑے ترازو میں تلیں اس کو چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجا کرے

علامہ سخاویؒ نے ایک حدیث میں حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ

تین آدمی قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ تلے ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہو گا۔ ایک وہ شخص جو کسی مصیبت زدہ کی مصیبت ہٹائے۔ دوسرا وہ جو میری سنت کو زندہ کرے۔ اور تیسرا وہ جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے۔

ایک اور حدیث میں علامہ سخاویؒ نے حضرت ابن عمرؓ کے واسطے سے حضور اکرمﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ

اپنی مجلس کو درود کے ساتھ مزین کیا کرو اس لئے کہ مجھ پر درود پڑھنا قیامت میں تمہارے لئے نور ہے

علامہ سخاویؒ نے قوت القلوب سے نقل کیا ہے کہ

کثرت کی کم سے کم مقدار ۳۰۰ مرتبہ ہے اور حضرت اقدس گنگوہی قدس سرہ بھی اپنے متوسلین کو ۳۰۰ مرتبہ بتایا کرتے تھے۔
علامہ سخاویؒ نے اوپر والی حدیث کے ذیل میں لکھا ہے کہ ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث بالا کے بعد لکھا ہے کہ اس حدیث میں واضح دلیل ہے کہ قیامت کے دن آپؐ کے نزدیک سب سے زیادہ حضرات محدثین ہوں گے اس لئے کہ یہ حضرات سب سے زیادہ درود پڑھنے والے ہیں۔ محدثین سے مراد اہل حدیث نہیں بلکہ سب حضرات اس میں شامل ہیں جو حدیث پاک کی کتابیں پڑھاتے ہوں چاہے عربی میں یا اردو میں۔ اور طبرانی سے حضورؐ کا ارشاد نقل ہے کہ
جو شخص مجھ پر صبح دس بار درود ...... بھیجے اور شام کو بھی دس بار قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت ہو گی اور امام مستغفریؒ سے حضورؐ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ
جو کوئی ہر روز سو بار مجھ پر درود بھیجے اس کی سو حاجتیں پوری ہوں گی تیس دنیا کی باقی آخرت کی۔

حضرت عمرؒ بن عبدالعزیزؒ

محمد ندیم طاہر رحیم یار خان

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سلیمان بن عبدالملک کی وفات کے بعد صفر ۹۹ ہجری میں خلیفہ بنے۔ آپ مشہور اموی خلیفہ مروان بن حکم کے پوتے تھے۔ باپ کا نام عبدالعزیز تھا۔ آپ کی والدہ ام عاصم، حضرت عمر بن خطاب کی پوتی تھیں۔ اس لئے آپ کی رگوں میں فاروقی خون بھی شامل تھا۔ آپ کی تعلیم و تربیت وقت کے مشہور محدث صالح بن کیسان کے زیر نگرانی ہوئی۔ جوان ہوئے تو عبدالملک بن مروان کی بیٹی فاطمہ سے شادی ہوئی۔

آپ مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ سلیمان کے مشیر اور مدینے کے گورنر بھی رہے۔ لیکن اس دور میں بھی ان کی فطری سعادت میں کوئی فرق نہ آیا۔ چنانچہ جب ولید نے انہیں مدینے کی گورنری کا عہدہ پیش کیا۔ تو انہوں نے اس عہد کے ساتھ قبول کیا کہ وہ کبھی عوام پر ظلم نہ کریں۔ اور مدینے پہنچے تو وہاں کے اکابر علماء اور فقہا کو بلا کر کہا۔ میں آپ لوگوں کی رائے اور مشورے کے بغیر کوئی کام نہ کروں گا۔ جب آپ کسی کو ظلم کرتے ہوئے دیکھیں یا آپ کو کسی ظلم یا زیادتی کی خبر ملے تو آپ کو خدا کی قسم مجھے ضرور اطلاع دیجئے۔

ان تمام اخلاقی خوبیوں کے ساتھ بہرحال وہ حکمران خاندان کے فرد تھے۔ ان کی پرورش ناز و نعم میں ہوئی تھی تو خوش پوشی اور نفاست میں اپنی مثال آپ تھے۔ وہ اپنے زمانے کے سب سے زیادہ خوش لباس آدمی مانے جاتے تھے۔ نفاست کا یہ عالم تھا کہ جو لباس ایک دفعہ پہن لیتے اسے دوبارہ زیب تن نہ کرتے لیکن خلیفہ بنتے ہی ان کی زندگی یکسر بدل گئی۔ زمانہ خلافت میں ان کے پاس صرف ایک جوڑا تھا۔ اسی کو دھو کر پہنتے تھے۔ خود آپ کے پاس بہت بڑی موروثی زمین تھی۔ چنانچہ اپنے اور اپنے خاندان کی ایک ایک جاگیر واپس کر دی۔ آپ کی بیوی فاطمہ کو ان کے والد نے ایک بیش قیمت جوہر دیا تھا۔ آپ نے اپنی بیوی سے کہا اور اس اطاعت شعار بیوی نے وہ جوہر بیت المال میں جمع کرا دیا۔ تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ اپنی ذات کے لئے معمولی فائدہ اٹھانا بھی گوارا نہ کرتے تھے۔ رات کو جب تک خلافت کا کام کرتے اس وقت تک بیت المال کی شمع جلاتے۔ اس کے بعد گل کر کے اپنا ذاتی چراغ جلا لیتے۔

آپ نے تمام غیر ضروری مصارف بند کر دیئے اور بیت المال کو مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے وقف کر دیا ملک میں جتنے نادار اور غریب لوگ تھے ان کے نام رجسٹر میں درج کر لئے اور ان کے ماہانہ وظیفے مقرر کر دیئے۔ جو قرض دار ناداری اور غربت کی وجہ سے قرض ادا نہ کر سکتے تھے ان کا قرض بیت المال سے ادا کر دیا گیا۔ شیر خوار بچوں کے لئے وظائف مقرر کر دیئے۔ ایک عام لنگر خانہ قائم کیا جس سے فقرا اور مساکین کو کھانا ملتا تھا۔ غربت و افلاس کا خاتمہ ہو گیا اور حالت یہ ہو گئی کہ ملک میں صدقہ لینے والے نہ رہے تھے۔

کسی حکمران کے عدل اور ظلم و جور جانچنے کا سب سے بڑا پیمانہ ماتحت قوموں اور دیگر مذاہب کے لوگوں کے ساتھ اس کا سلوک اور طرز عمل ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے بھی عمر بن عبدالعزیز کا دور سراپا عدل تھا۔ آپ نے ذمیوں اور مسلمانوں کی جان و مال کی حفاظت میں کوئی فرق روا نہ رکھا۔ ان کے مذہب میں کسی قسم کی دخل اندازی نہ کی۔ جزیے کی وصولی میں نرمی اور سہولت پیدا کی۔ ان کیلئے ہر طرح کی آسانیاں پیدا کیں۔

ایک بار حیرہ کے ایک مسلمان نے ایک ذمی کو قتل کر دیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے حیرہ کے حاکم کو لکھا کہ قاتل کو فوراً مقتول کے ورثا کے حوالے کر دو۔ وہ چاہیں قتل کریں چاہیں معاف کر دیں۔ چنانچہ اس حکم کی تعمیل میں حاکم حیرہ نے قاتل کو مقتول کے وارثوں کے حوالے کر دیا۔ جنہوں نے اسے قتل کر دیا۔

آپ نے رفاہ عامہ کے بہت سے کام کئے۔ ملک کے تمام شہروں اور راستوں میں سرائیں تعمیر کرائیں۔ گورنروں کو حکم دیا گیا کہ جو مسافر یہاں سے گزرے اس کی ایک دن کی میزبانی کی جائے۔ بیمار مسافروں کی میزبانی دو دن تک کی جائے جس کے پاس گھر تک پہنچنے کا سامان نہ ہو، اس کا اہتمام کیا جائے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز خلافت کی ذمہ داریوں اور امت کے حقوق کے خوف سے لرزہ براندام رہتے تھے۔ آپ عشاء کے نماز کے بعد تنہائی میں رو رو کر دعائیں کرتے تھے جب لوگ آپ سے اس بارے میں سوال کرتے تو آپ فرمایا

باقی صفحہ ۳۰ پر

آپ کی زکواۃ و صدقات کا بہترین مصرف

ضلع بہاولنگر

جامعہ قاسم العلوم فقیر والی

جامعہ ہذا کی بنیاد حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کے فیض یافتہ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ کے خصوصی شاگرد ولی کامل حضرت مولانا فیض محمد صاحبؒ نے آج سے نصف صدی قبل ۱۹۳۶ء میں نہایت کس مپرسی اور بے سروسامانی کی حالت میں ایک ۸ x ۱۴ فٹ کی چھوٹی سی کچی مسجد میں رکھی۔ بحمدہ تعالیٰ آج جامعہ کی عمارات ۴۸ کنال رقبہ پر پھیلی ہوئی ہیں۔ جامعہ کی ایک منفرد، بہترین اور مثالی لائبریری ہے جو مختلف علوم و فنون پر بارہ ہزار سے زائد کتب پر مشتمل ہے۔ دیگر مشاہیر امت کے علاوہ بی بی سی لندن بھی جامعہ کی لائبریری کو خراج تحسین پیش کر چکی ہے

جامعہ ہذا ایک دور افتادہ و پسماندہ علاقہ میں واقع ہونے کے باوجود اپنی بہترین تعلیم و تربیت و جلالت علمی کی وجہ سے اپنے اندر ایک کشش رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک و بیرون ملک کے طلباء یہاں کھنچے چلے آرہے ہیں۔

اس وقت جامعہ میں چھ سو سے زائد طلباء و ۲۵ ماہر اساتذہ کرام سے تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں جامعہ ہذا کا اس وقت بارہ لاکھ روپے سے زائد نقد اور ۱۵ صد من کے قریب گندم کا سالانہ خرچ ہے۔ علاقہ ہذا سے جامعہ کی معقول امداد ہوتی تھی۔ مگر علاقہ ہذا مسلسل کئی سالوں سے سیم و تھور کا شکار ہے مزید برآں گزشتہ سال علاقہ ہذا میں بارشوں نے تباہی مچادی اور اس سال خشک سالی کی وجہ سے لوگ پریشان ہیں۔ جس کی وجہ علاقہ کو ملنے والی امداد میں بہت کمی واقع ہو گئی۔ جامعہ ہذا گورنمنٹ اور محکمہ زکواۃ و عشر سے کوئی کسی قسم کی گرانٹ نہیں لیتا۔

صرف اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور اہل خیر حضرات کے تعاون سے ہی سب اخراجات پورے ہو رہے ہیں۔ اب چونکہ رمضان شریف کا مبارک مہینہ آگیا ہے جس میں اہل خیر حضرات زکواۃ و صدقات نکالتے ہیں اس لیے جملہ اہل اسلام سے درخواست ہے کہ اپنی زکواۃ و صدقات نکالتے وقت جامعہ ہذا کا خصوصی خیال فرمائیں تاکہ ادارہ ہذا حسب سابق ترقی کے منازل طے کرتا رہے۔ جامعہ ہذا کا اکاؤنٹ نمبر حبیب بینک فقیر والی ۱۱۲/۱۷ ہے۔

محمد قاسم قاسمی مہتمم جامعہ قاسم العلوم فقیر والی

ضلع بہاولنگر
پاکستان

رمضان المبارک میں
کھانے پینے کے معمولات اور
سونے جاگنے کے اوقات
میں تبدیلی نظامِ ہضم کو
متاثر کرسکتی ہے۔
سحر و افطار کے وقت نئی کارمینا کا باقاعدہ استعمال
نظامِ ہضم کو منظم اور درست رکھتا ہے۔
نئی کارمینا
ہمیشہ گھر میں رکھیے
ہمدرد
نئی کارمینا
Adarts CAR-2 88

اخبار ختم نبوت

مکتوب منڈی بہاؤالدین

رپورٹ: نمائندہ ختم نبوت

منڈی بہاؤالدین (نمائندہ ختم نبوت) منڈی بہاؤالدین میں قادیانیوں کو عبرتناک شکست کا سامنا اور ذلت و رسوائی گلے میں پڑ گئی قادیانی اپنی موت آپ مر گئے معززین شہر علمائے کرام مشائخ عظام، وکلاء خصوصاً انجمن سپاہ صحابہ کے گورنر ملک محمد امین قادری اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تاج شوگر ملز کے امیر مجاہد ختم نبوت جناب خان اکرام اللہ، صادق حسین، ممتاز قانون دان، حاجی عبدالغفار گوندل ایڈووکیٹ انجمن فدایان صحابہ کے رہنما ملک مظہر محمود، شیخ غلام مرتضیٰ معززین شہر ملک سرفراز طاہر، ملک طاہر محمود انجم، ملک محمد اسحاق، ملک محمد اشتیاق، محمد ندیم بوٹا اور علمائے کرام مجلس دعوت اسلامیہ کے ایڈیشنل سیکرٹری علامہ پیر سید جعفر حسین چشتی بھرپور احتجاج کے بعد تاج شوگر ملز میں قادیانی عبادت گاہ سے عرصہ چھ سال کے بعد کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کو اے سی جناب زمان ملک کی ہدایت پر مقامی مجسٹریٹ جناب چوہدری محمد انور عزیز کی نگرانی میں محفوظ کر دیا گیا اس ملز میں قادیانی ۱۵۰ کے قریب ملازم ہیں مسلمانوں کی تعداد ۸۰۰ کے قریب ہے ملز انتظامیہ کے اعلیٰ عہدیدار قادیانی ہیں۔ قرآنی آیات محفوظ کرنے کے بعد قادیانی عبادت گاہ پر ایک خاموشی طاری ہو گئی ہے اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ قادیانی اپنی موت مر گئے ملکوال کے قریب چک ۲۰ میں قادیانی عبادت گاہ سے مجسٹریٹ راؤ غلام حسین شاہ صاحب کی نگرانی میں ایس ایچ او ملکوال کے ہمراہ قادیانی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ و قرآنی آیات کو باعزت محفوظ کر دیا ہے۔ قادیانی عبادت گاہ سے اتارتے وقت قادیانی خود دیکھ رہے تھے اور اپنے انجام کو پہنچ رہے تھے ڈنگہ شہر میں بھی قادیانی عبادت گاہ سے قادیانی آرڈیننس دفعہ ۲۹۸ سی پر عمل کرتے ہوئے علاقہ مجسٹریٹ کی نگرانی میں قرآنی آیات کو محفوظ کر دیا گیا ہے ایک قادیانی سٹیشنرز کی دکان سے بھی قرآنی آیات کو محفوظ کر دیا گیا ہے یہ دکان کچہری روڈ منڈی بہاؤالدین میں واقع ہے ان سب نے اپنے مشترکہ بیان میں اے سی خان زمان ملک منڈی بہاؤالدین کا شکریہ ادا کیا ہے۔

خان اکرام اللہ خان تین مقدمات میں بری ہو گئے

منڈی بہاؤالدین (نمائندہ ختم نبوت) صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شاہ تاج شوگر ملز خان اکرام اللہ خان تین مقدمات میں بری ہو گئے شاہ تاج شوگر ملز کی نمائندہ یونین کے عہدیدار شوکت حسین نیازی، فتح محمد مہدی اور افضال شاہ نے خان اکرام اللہ کے خلاف فرداً فرداً تین استغاثہ جات زیر دفعہ ۵۰۶/۵۰۳/۵۰۲ دائر کئے ہوئے تھے جس میں خان اکرام اللہ خان پر شاہ تاج شوگر ملز کی انتظامیہ کے ایماء پر شفقت کے خلاف رسالہ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی میں خان اکرام اللہ کو قتل کروانے کا الزام تھا۔ عالمی مجلس تحفظ نبوت کے امیر خان اکرام اللہ کو فاضل مجسٹریٹ جناب چوہدری محمد انور عزیز نے عدم پیروی کی بنا پر باعزت بری کر دیا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممتاز قانون دان حاجی عبدالغفار گوندل ایڈووکیٹ نے قانونی معاونت کی اور علماء کرام نے گوندل صاحب کو جلسہ میں مبارکباد دی۔

انتقال پُرملال

منڈی بہاؤالدین (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما ملک محمد افضال کے دادا بابا شہزادہ قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے مرحوم کی عمر ۹۰ سال کے قریب تھی مرحوم ایک دین دار اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ نماز جنازہ امام شہر قاری محمد عزیز رحمانی نے پڑھائی نماز جنازہ میں علماء کرام وکلاء، کونسلرز اور معززین شہر نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔

مشہور و معروف بدنام زمانہ قادیانی چوہدری نعمت اللہ کو سنٹرل مل سے نکال دیا گیا

مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے پریس ریلیز کے مطابق مشہور و معروف بدنام زمانہ قادیانی چوہدری نعمت اللہ کو سنٹرل مل سے نکال دیا گیا۔ یاد رہے کہ چوہدری نعمت اللہ قادیانی جس کو پہلے مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کی کوششوں سے انڈس ڈائننگ مل، سفائر مل، سلفی مل سے نکال دیا گیا تو حال ہی میں چوہدری نعمت اللہ سنٹرل مل میں تقریباً ۸۰ ہزار روپیہ ماہانہ تنخواہ پر سنٹرل مل میں بحیثیت ڈائریکٹر مل کام کرتا تھا اور آتے ہی مسلمان ملازمین کو نکالنا شروع کر دیا، اور قادیانیوں کو بھرتی کر لیا جس سے مل میں مسلمان ملازمین کو تشویش ہوئی اور انہوں نے مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے دفتر سے رابطہ قائم کیا تو مولانا نذیر احمد بلوچ نے مل انتظامیہ سے پرزور احتجاج کیا اور پاکستان کے صدر، وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ سندھ کو احتجاجی خطوط لکھے۔ گورنمنٹ کی ایجنسیوں کی تحقیق کے مطابق واقعتاً چوہدری نعمت اللہ نے مسلمان ملازمین کی جگہ قادیانیوں کو بھرتی کیا تھا۔ تو سنٹرل مل کے مالک میاں منیر احمد صاحب نے ۱۲/۴/۸۸ء کو مل سے فارغ کر دیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد اور کوٹری سے جملہ کارکن رضاکار میاں منیر احمد صاحب کے اس اقدام پر نہ صرف خوشی کا اظہار کرتے ہیں بلکہ ان کو مبارکباد بھی پیش کرتے ہیں

چونڈہ میں ختم نبوت یوتھ فورس کا جلسہ

کی کارروائی کا آغاز ہوا

ختم نبوت یوتھ فورس چونڈہ کے زیراہتمام جامع مسجد شاہ اسمٰعیل شہید چونڈہ میں ایک جلسہ عام ہوا۔ بعد نماز عشاء جلسہ

ختم نبوت پر علماء کرام نے تفصیل سے روشنی ڈالی جلسہ سے خطاب کرنے والوں میں مولانا احسان الحق راشدی، مولانا

یا اللہ مدد

ختم نبوت ایمان کی بنیاد ہے

خلافت راشدہ اسلام کا شعار ہے

تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد

شیاطین کے بین الاقوامی کانفرنس

غدار کی تلاش

افسانہ یا حقیقت

ایک اہم اور دلچسپ مضمون جسے پڑھ کر پھڑک اٹھیں گے اور کچھ پھڑکیں گے

محمد حنیف ندیم کے قلم سے

آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں

شفیق اینڈ برادرز

ڈیلرزان چیس اینڈ کنسٹرکشن میٹریل عالم مارکیٹ

منڈیاں مانسہرہ روڈ ایبٹ آباد

ہارڈ ویر، سفید سیمنٹ، کیل قبضہ

اور دیگر عمارتی سامان بازار سے

بارعایت دستیاب ہے۔

ھوالشافی ____ افتخار الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء وطالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کریں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرون مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں۔ مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختم نبوۃ

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس ایم اے

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

اوقات مطب

موسم گرما ۷ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/۱، سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۷۵

محمد انور قاسمی سیالکوٹ، حافظ گلزار احمد آزاد شامل ہیں مشہور نعت خواں صوفی نذیر احمد نے نظمیں پڑھیں۔ جلسہ کے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض قاری محمد انور النصر خطیب جامع مسجد نے سرانجام دیئے۔

بقیہ : کلمہ طیبہ کی توہین

نبی اور محمد رسول اللہ بلکہ ان سے بھی بہتر ہونے کا ذکر موجود ہے۔ تو گویا بزعم خود یہ کلمہ گو قادیانی نہ صرف آنحضرتؐ کے "محمد رسول اللہ" ہونے کے قائل ہیں، بلکہ مرزا قادیانی کے حق میں بھی "محمد رسول اللہ" ہونے کے معتقد ہیں۔ حالانکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ کلمہ طیبہ کے دوسرے جزو "محمد رسول اللہ" میں صرف اور صرف محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔ کسی اور کی اس میں شرکت نہیں ہے

مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ!

دیکھا آپ نے یہ قادیانی کس طرح کلمہ طیبہ کی توہین کرکے ختم نبوت محمدیؐ کے خلاف سازش رچا رہے ہیں، اور پھر بکتے ہیں کہ ہم بھی کلمہ گو ہیں ہمیں اس کی اشاعت کا حق ملنا چاہیے۔

کیا آپ اپنی اسلام پسندی کے باوجود ان قادیانیوں کو کلمہ کی آڑ لے کر مسلمانوں میں گمراہی پھیلانے اور انہیں اس ناپاک سازش کو کامیاب بنانے کا حق دینا گوارا کریں گے۔

اگر نہیں تو پھر آپ نے اس کی روک تھام کے لئے کیا سوچا؟

بقیہ : اداریہ

لیکن جب ان کو بتایا جاتا ہے کہ یہ ملکی آئین اور قوانین کو ٹھکراتے ہوئے خود کو اقلیت تسلیم ہی نہیں کرتے بلکہ یہ اشتعال انگیزیوں اور دھینگا مشتی کرکے زبردستی خود کو مسلمان منوانا چاہتے ہیں۔ جو شخص حضور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے، جو مرزا قادیانی دجال کو ہی محمد رسول اللہ ثانی کہتا ہے، جو اس کی جھوٹی وحی والہام کے مجموعے تذکرہ کو قرآن کا درجہ دیتا ہے جو مرزا قادیانی کے یاروں کو صحابی، اس کی بیویوں کو امہات المومنین، اس کے پہلے جانشین نورالدین بھیروی کو صدیق اور دوسرے جانشین مرزا محمود کو عمر فاروق کا درجہ دیتا ہے، اس کی کیسی نماز کیسا روزہ، کیسی اذان اور کیسی تلاوت قرآن ۔۔۔ یہ محض دھوکہ دیتے ہیں ۔۔۔ تو وہ افسر آئیں بائیں شائیں کرنے لگ جاتا ہے۔

طرفہ تماشا یہ کہ جس قصبے میں قادیانی اقلیت میں ہیں وہاں ہمارے افسران رواداری اور صبر کی تلقین کرتے ہیں اور ربوہ جہاں قادیانی اکثریت میں ہیں وہاں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ اکثریت میں ہیں ان کا لحاظ کیا جائے۔

بہرحال ہم حکومت سے یہی گذارش کریں گے کہ وہ شمع ختم نبوت کے پروانوں کا مزید امتحان نہ لے اور قادیانی مرتدوں کو فوراً لگام دے۔ ورنہ یہ مومن کی تو شان یہ ہے ؎

جھپٹنا پلٹنا پلٹ کر جھپٹنا
لہو گرم رکھنے کا ہے اک بہانہ

بقیہ : عمر ابن عبدالعزیز

کرتے تم لوگ رونے پر مجھے ملامت کر رہے ہو دیکھو اگر فرات کے کنارے بکری کا ایک بچہ بھی ہلاک ہو جائے، اس کے بدلے میں عمر پکڑا جائیگا۔

آپ انسانی مساوات کا مکمل نمونہ تھے۔ آپ کے ہاں حاکم و محکوم آقا و غلام کی کوئی تفریق نہ تھی ایک مرتبہ پنکھا جھلتے جھلتے خادمہ کی آنکھ لگ گئی۔ آپ نے پنکھا لیا اور اسے جھلنا شروع کر دیا۔ اس کی آنکھ کھلی تو یہ دیکھ کر گھبرا گئی، کہ آقا اسے پنکھا جھل رہے ہیں آپ نے اس کی گھبراہٹ دیکھی تو فرمایا در اصل تم بھی تو میری طرح انسان ہو۔ تم کو بھی گرمی لگتی ہوگی جس طرح تم مجھے پنکھا جھل رہی تھیں میں نے بھی تمہیں پنکھا جھل دیا۔

بقیہ : قادیانی وسوسے

ہے کہ جس مسیح کا کام دنیا میں آکر خنزیروں کو قتل کرنا بتایا گیا تھا، اسی مسیح موعود کے صحن میں سوروں کی پرورش ہو رہی ہے، اس سے آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ ان سوروں کی پرورش کرنے والا مسیح ابن مریم ہو سکتا ہے یا مسیح الدجال انشاء اللہ وہ وقت ضرور آئے گا جب سارے سور قتل کر دیئے جائیں گے۔ حدیث نبویؐ یقتل الخنزیر کبھی باطل نہیں ہو سکتی۔

بقیہ : ناچ گانا

خطبے۔ صبح کے درس۔ تہجد کی خاموش فضا میں غرض تمہید تکبیر کی کوئی صدا اور تسبیح و تقدیس کی کوئی ساعت ایسی نہیں جس کے احترام میں ریڈیو کے گانے ایک لمحہ کے لئے رک سکیں۔ اگر آج قوم کے نوجوان اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ ریڈیو کے گانے کو نہیں بلکہ قرآن کی تلاوت کو ریڈیو کے اوقات میں رکنا چاہیئے تو یہ مذہب سے بیگانگی نہیں تو اور کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت نہیں تو اور کیا ہے؟

؎ کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

رقص و سرود۔ رنگ رنگ۔ ناچ گانے کھیل تماشے ڈرامے شو، محمدی اسلام سے کھلی بغاوت ہے وقتی تفریح کے بہانے بے غیرتی کے عارضی سرور اور دولت کے نشے میں چور ہو کر فتنہ دل و نگاہ کی آگ سے مت کھیلو۔

بقیہ : علم

لکھنا پڑھنا سیکھ کر آیا ہو گھر میں ملتی۔

اور پھر ایک بہت بڑی انقلاب انگیز اور لافانی حقیقت بیان کی کہ علم کی کوئی انتہا نہیں۔

"علم الانسان مالم یعلم"

انسان کو سکھایا جس کا اس کو پہلے سے علم نہ تھا۔

سائنس کیا ہے؟ ٹیکنالوجی کیا ہے؟ انسان چاند پر جا رہا ہے، خلا کو ہم نے طے کر لیا ہے، دنیا کی طنابیں کھینچ لی ہیں، یہ سب

"علم الانسان مالم یعلم"

کا کرشمہ نہیں تو کیا ہے؟

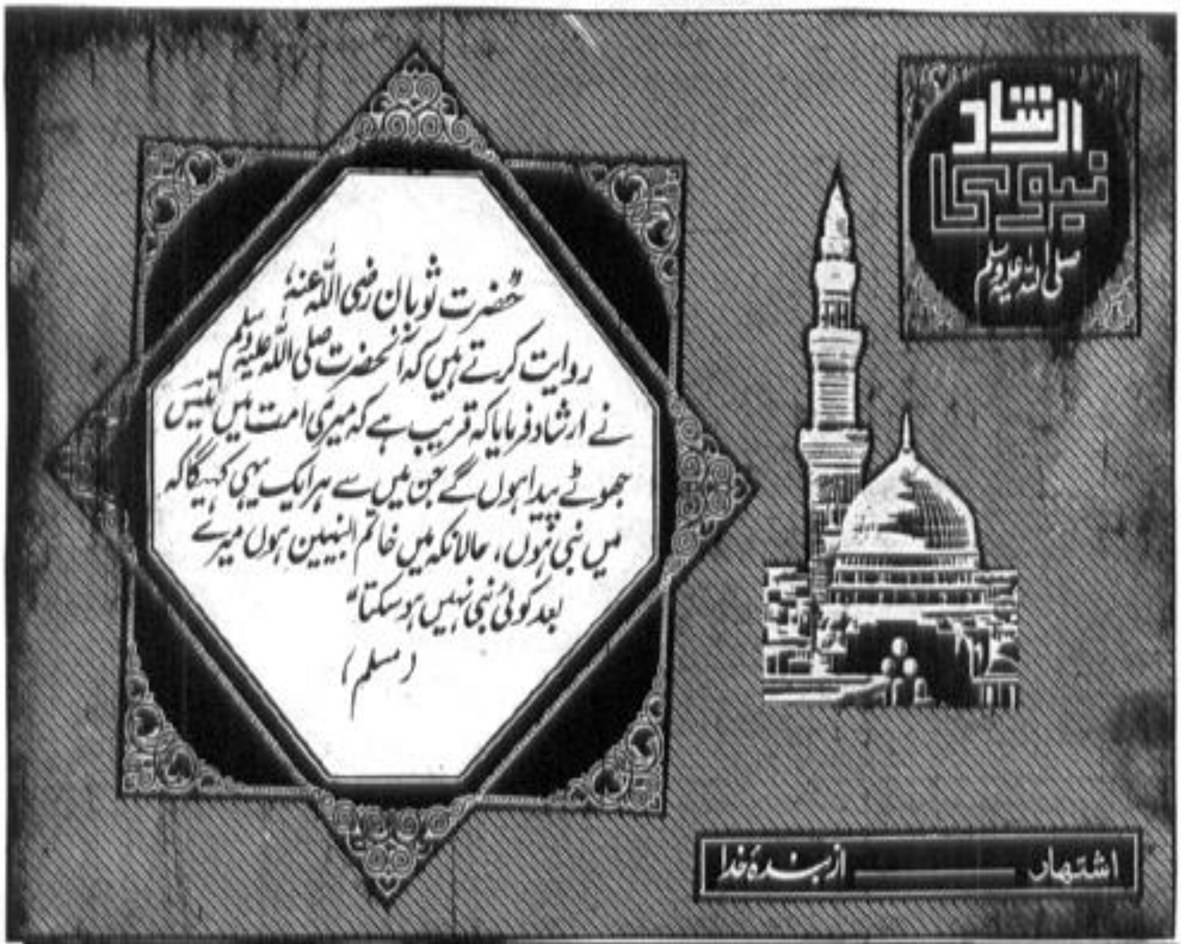
ارشاد نبوی
صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہیگا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔
(مسلم)
اشتہار — از بندۂ خدا

ہم
نفیس خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی [پورسلین] کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں
چینی کے برتن
آج کے دور میں
ہر گھر کی ضرورت
استعمال میں اعلیٰ — چلنے میں دیرپا
ایک بار آزمائیے
دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ — ۲۵/بی سائٹ کراچی — فون نمبر ۲۹۱۴۳۹

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے منصوبے اور پروگرام

اہل خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد ظلہ کی

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کے لئے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت اور تبلیغ ناموس ختم نبوت کی پاسبانی قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے اربوں کھربوں کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیوں میں کئی گناہ اضافہ ہوگیا ہے اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس، مساجد، ان ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے کے لئے وقف ہیں مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ کا ہے۔ لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک تقسیم کیا جاتا ہے۔ جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی۔ اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تشکیل ہیں جب کہ لندن مرکز ختم نبوت قائم کر دیا گیا ہے۔ اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کرنے کی کوششیں شروع ہیں اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات از زکواۃ صدقہ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ سے زیادہ حصہ رکھیں گے

واجرکم علی اللہ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

(فقیر) **خان محمد**

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ــــ ملتان
فون ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ، ایم اے جناح روڈ پرانی نمائش کراچی نمبر۳ فون ـ ۷۱۱۶۷۱